اخبار احمدیہ

قادیان ۵ جولائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ ۲۹ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

قادیان ۵ جولائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں آنموصوف لکھنؤ میں دوسری احمدیہ صوبائی کانفرنس میں شمولیت کے بعد مورخہ ۲ جولائی کو بخیریت واپس تشریف لے آئے تھے۔ الحمدللہ

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جدید پختہ عمارت کا سنگ بنیاد

قادیان۔ لنگر خانہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی جدید پختہ عمارت زیر تعمیر ہے اس عمارت کا سنگ بنیاد مورخہ ۲۴ جون بروز جمعۃ المبارک بوقت ۱۱ بجے صبح محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اور بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور قادیان میں مقیم صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باری باری بنیادی اینٹیں اپنے ہاتھ سے نصب کیں اس کے بعد محترم امیر صاحب نے کثیر تعداد میں حاضر الوقت درویشان ... کے ساتھ اجتماعی دعا کرائی اللہ تعالیٰ اس عمارت کو ہر طرح سے بابرکت کرے۔ آمین

قادیان میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک جلسہ

سیرت مقدسہ کے اہم پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناقر بی۔ اے قادیان

قادیان دارالامان ۳ جولائی۔ آج مسجد اقصیٰ میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے انتظام کے ماتحت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح آٹھ بجے قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ جو مکرم حکیم محمد دین صاحب نے کی اس کے بعد عزیز منظفر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا" پڑھی پھر صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اس ذات اقدس کی سیرت کا جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے جس کا وجود ہر لحاظ سے موجب برکت ہے۔ آپ وہ انسان کامل تھے جنہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں شاندار نمونہ پیش کیا آپ کی سیرت کے متعلق کئی صفحے لگاتار تقاریر ہو سکتی ہیں۔ چونکہ آج کے جلسہ کا وقت محدود ہے اور ہمارے علم بھی محدود ہیں۔ اس لئے سامعین کو غور سے تقاریر سن کر ان پر عمل پیرا ہونا چاہئیے۔

اس کے بعد پہلے نمبر پر عزیز خورشید احمد صاحب انور متعلم مدرسہ احمدیہ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک

اپنے مخالفین سے

کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیز نے بتایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے دو پہلو ہیں ایک تعلق باللہ اور دوسرا شفقت علیٰ خلق اللہ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تمام اخلاق کا مجموعہ تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انک لعلیٰ خلق عظیم۔ اپنے مضمون کے عنوان کے لحاظ سے مقرر نے مخالفین کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مذہبی آزادی اور رواداری کے ضمن میں نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں گرجا کرنے کی اجازت دینے کا ذکر کیا۔ اسی طرح ان عیسائیوں کے وقت معاہدات کی پابندی آپ اور آپ پر ایمان لانے والوں پر مخالفین کے ظلم و ستم کا ذکر کرتے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر اقتدار حاصل ہونے کے باوجود لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف کر دینے کا تفصیل سے ذکر کیا۔

دوسرے نمبر پر بشیر احمد صاحب نے طبقہ نسواں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے موضوع پر تقریر فرمائی جس کے شروع میں اسلام کے ظہور سے قبل دیگر مذاہب میں عورتوں پر بد سلوک ... عرب میں عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت کا تفصیل سے ذکر کیا۔ ... بیان کیا کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی پوزیشن کو قائم کیا۔ اور ان سے حسن سلوک کی تعلیم دی۔ اسی ضمن میں مقرر نے لڑکیوں کی اعلیٰ تربیت۔ انہیں زندہ درگور کئے جانے سے ممانعت ترکہ میں عورت کا حصہ۔ اور الجنۃ تحت اقدام امہاتکم کے ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے مختلف واقعات سے مثالیں بیان کیں۔ تقریر کے آخر میں مقرر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیتے ہوئے عورتوں سے حسن سلوک کی تلقین فرمائی تھی اسے واضح کیا اور بتایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو آخر عمر تک عورتوں کے حقوق کا کس قدر خیال تھا۔ اس کے بعد عزیز محمد انعام غوری متعلم مدرسہ احمدیہ نے نظم پڑھی اور پھر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل نے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی اور آپ کا پیدا کردہ

انقلاب

کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قیامت تک بنی نوع انسان کے لئے اکمل ترین نمونہ قرار دیا ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب ہے اور اس کا ہر حصہ محفوظ ہے موجودہ زمانہ کے سیاسی لیڈروں کا ذکر کرتے ہوئے فاضل مقرر نے بیان کیا کہ ان کی سادہ زندگی مخصوص اغراض کے ماتحت ہوتی ہے مگر اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فطرتاً سادگی پسند تھے۔ حضور کا لباس سادگی کے باوجود صاف ستھرا ہوتا تھا۔ حضور کا کلام ہر قسم کے تکلفات سے پاک۔ انتہائی سادہ اور دل میں اتر جانے والا ہوتا تھا میاں ترقی زندگی میں وہی فطرتی سادگی جلوہ گر تھی اسی ضمن میں مقرر نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی غرباء سے ملاقات۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا۔ خندق وغیرہ کھودنے میں صحابہ کے ساتھ شمولیت اور چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے میں عار نہ سمجھنے کے متعلق واقعات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ تقریر کے آخر میں سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اصل نمونہ بھول گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر سے تازہ کر دیا اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ اختیار کریں۔ اسی میں برکت اور اسی میں سعادت ہے

اس کے بعد مکرم ... محمد حنیف صاحب فاضل بقاپوری نے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ"

کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے سورۃ القلم کی ابتدائی آیات کی تلاوت کے ساتھ تقریر کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے آپ نے خلق کی تعریف بیان کرتے ہوئے بتایا کہ طبعی جذبات کا موقعہ اور محل کے مطابق استعمال کرنا خلق کہلاتا ہے۔ آنحضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اسم با مسمّٰی تھے۔ کبھی بھی نفسانی جذبات اور جوش نے حضور پر غلبہ نہ پایا بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اعلیٰ درجہ کے اخلاق دکھاتے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے شاندار نمونہ پیش فرمایا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے بیان کیا کہ کس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یتیم ہونے کے باوجود اپنے عہد طفولیت میں اعلیٰ درجہ کے اخلاق دکھائے۔ اور عالم جوانی میں امین اور صدیق کے لقب سے مشہور ہوئے حضور کے اعلیٰ اخلاق ہی سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ نے حضور کو شادی کا پیغام بھیجا جب حضور نے قبول فرما لیا۔ بڑی طاقت اور اقتدار کے مالک ہونے کے باوجود حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کے سامنے کبھی بڑائی کا اظہار نہیں کیا۔ اسی سلسلہ میں مقرر نے حضور کی حیات طیبہ سے متعدد

(باقی صفحہ ... پر)

طابع ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رتنا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۶ء

افریقی ممالک میں تبلیغ اسلام کی

کامیاب مہم چلانے کی خواہش!!

جماعت احمدیہ کی بنیاد خدا تعالیٰ کے الہام اور قرآن کریم و احادیث نبوی کے مطابق اُسی کے ہاتھ سے رکھی گئی۔ اُسی کی حکمت کاملہ نے تقاضا کیا کہ آخری زمانہ میں اسلام کو دور تنزل سے کمالی ترقی کی طرف لے جائے۔ اور روحانی طور پر ساری دنیا میں اسلام کو غالب کر دے۔ چنانچہ سورت جمعہ میں مذکور ربّانی اشارہ اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر ملک ہند میں مسیح موعود و مہدی معہود مبعوث ہوئے۔ آپؑ کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا بیج بویا گیا۔ وہ بڑھا پروان چڑھا اور خدا کے فضل سے اب وہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کی شاخیں اکناف عالم میں پھیل رہی ہیں اور اس کے شیریں ثمرات سے ہزاروں ہزار نفوس نئی زندگی کا لطف اُٹھا رہے ہیں۔ اور عجب معجزانہ طریق پر ان میں سے ہر ایک کے دل میں اسلام کی خدمت کا نہ ختم ہونے والا جوش پایا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ سب کی ملی جلی کوششوں نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کی مہم کو ایک امتیازی شان میں پیش کر دیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی ایسی کامیاب اور بار آور تبلیغی مساعی کو دیکھ کر دیگر علماء کے دلوں میں بھی اب جوش اُٹھنے لگا ہے کہ کاش اس نمایاں کامیابی کا سہرا اُن کے سر ہوتا!!! ۔ اور ساتھ کے ساتھ جماعت کی اس نمایاں کامیابی کو ہلکا دکھانے کے لئے بعض علماء نے تکفیر بازی کا اپنا پرانا ہتھیار بھی نکال لیا ہے۔ ایسا کر کے وہ سمجھتے ہیں کہ اُنہوں نے بڑا معرکہ مار لیا چنانچہ اس قسم کی ایک خبر روزنامہ ساتھی پٹنہ میں کراچی کے حوالہ سے اس طرح شائع ہوئی ہے:۔

"کراچی ۱۳ر جون۔ مولانا احتشام الحق تھانوی نے اسلامی حکومتوں پر زور دیا ہے کہ وہ افریقہ کے مختلف علاقوں کے مسلمان بچوں کو اپنے اپنے ملکوں میں تعلیم و تربیت دیں اور ان کو اعلیٰ درجہ کا مبلغ بنایا جائے۔ ان کو تعلیمی وظیفے دیئے جائیں اور بڑے پیمانے پر تبلیغی ادارے قائم کئے جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مسٹر محمد رفیع کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے مولانا نے کہا کہ حکومت پاکستان کو جو حقیقت میں ایک اسلامی ملک ہے اپنے سرکاری بجٹ میں تبلیغ کے لئے ایک رقم مخصوص کرنی چاہیئے۔ تاکہ برّاعظم افریقہ کے مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام کی کامیاب مہم چلائی جا سکے۔ انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ اب تک پاکستان کے سرکاری بجٹ میں بیرونی ملکوں میں تبلیغ کے لئے جو رقم مخصوص کی جاتی رہی ہے اس سے بعض ایسے ادارے اور افراد فائدے اُٹھاتے رہے جو خود مسلمان نہیں ہیں۔"

(روزنامہ ساتھی پٹنہ ۱۴/۶/۶۶ صکہ)

مولانا تھانوی صاحب کا بیان بھی خوب رہا۔ آپ نے ایک ہی پتھر سے نہ جانے کتنے شکار کر ڈالے اور اسی میں بچے اور سچے مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے کا اپنا پرانا حربہ بھی استعمال کر لیا۔ بیان میں اگرچہ جماعت احمدیہ کا صراحت سے نام نہیں لیا گیا مگر موصوف کا اشارہ احمدیہ جماعت ہی کی طرف ہے کیونکہ اسی برگزیدہ جماعت کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ ساری دنیا اور بالخصوص براعظم افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بطریق احسن ادا کر رہی ہے۔

جہاں تک احمدیوں کو خارج از اسلام قرار دینے کی بات ہے اس میں اچنبھے کی کوئی بات نہیں عصر حاضر میں یہ تو علماء کا عام مشغلہ بن کر رہ گیا ہے۔ خود تو اسلام کے لئے کچھ کرتے نہیں اور جو کوئی ایسی خدمت بجا لائے اُس کو مسلمانی سے جواب دے دیتے ہیں لیکن حق پسند طبقہ پر احمدیہ جماعت کی اسلامی خدمات ظاہر ہیں۔ نصف النہار کے سورج کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ براعظم افریقہ کے اندر جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر کردہ بیسیوں مساجد۔ متعدد دینی درسگاہیں۔ سینکڑوں مبلغین کی شب و روز بے لوث خدمات۔ مقامی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم۔ اسلامی تعلیمات پر مشتمل اعلیٰ درجہ کا لٹریچر جو ہزاروں ہزار صفحات کا ہر سال شائع ہو کر مقامی لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتا اور بڑی کامیابی کے ساتھ عیسائیت کا مقابلہ کرتا ہے۔ یہ سب باتیں علماء کی تکفیر بازی کا عملی جواب ہے۔

البتہ اس خبر میں چند باتیں ضروری قابل غور ہیں۔ نہ معلوم مولانا تھانوی صاحب یا ان کے ہمخیال علماء نے کبھی ان پر بھی خالی بالطبع ہو کر غور و فکر کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے یا نہیں؟

مولانا نے تجویز کیا ہے کہ

(۱) دنیا کی اسلامی حکومتیں افریقہ کے مختلف علاقوں کے مسلمان بچوں کو اپنے یہاں اعلیٰ درجہ کا مبلغ بنائیں۔

(۲) اور پاکستان کی حکومت کو خصوصیت سے کہا ہے کہ وہ سرکاری بجٹ میں ایک رقم مخصوص کرے جس سے براعظم افریقہ کے علاقوں میں تبلیغ اسلام کی کامیاب مہم چلائی جا سکے۔"

جہاں تک تجاویز کا تعلق ہے بڑی معقول ہیں۔ مگر مقدم سوال تو یہ ہوگا کہ افریقی مسلمان بچوں کو "اعلیٰ درجہ کا مبلغ بنانے والے" کون ہوں گے؟ اور وہ اُن کو کیسا مبلغ بنائیں گے؟

یاد رہے کہ اس وقت افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کا زبردست مقابلہ ہے۔ عیسائیت کی پشت پر نہایت درجہ متمول حکومتیں ہیں جن کی امداد پر بیشتر مشرقی حکومتیں اپنے دن گذار رہی ہیں اور انہیں میں مولانا تھانوی صاحب کی اپنی حکومت بھی ہے۔ مادی لحاظ سے ممکن نہیں کہ ان کی حکومت اُن متمول ترین حکومتوں کا مقابلہ کر سکے اور ان تمام وسائل کو عمل میں لا سکے جن کے بل پر آج عیسائیت براعظم افریقہ میں اپنے قدم جمائے ہوئے ہے۔

افریقہ کی سرزمین میں جماعت احمدیہ کو جو عیسائیت پر نمایاں کامیابی حاصل ہو رہی ہے اور عیسائیت کے قدم اکھڑ رہے ہیں تو وہ کسی طرح کے مادی وسائل کا نتیجہ نہیں بلکہ احمدیہ جماعت کی کامیابی کا اصل اور سرچشمہ نصرت و تائید الٰہی اور دلائل و براہین کے وہ ہتھیار ہیں جو خدا تعالیٰ نے اس زمانے کے امام علیہ السلام کو عطا فرمائے۔ آج ہر احمدی مبلغ انہی اسلحہ سے لیس ہو کر عیسائیت کے سامنے سینہ سپر ہو جاتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا مسیحی منّاد میدان چھوڑ جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ غیر احمدی علماء کے پاس نہ تو ایسے دلائل کا ذخیرہ ہے اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ان کے شامل حال ہے۔ اس صورت میں کامیاب مہم چلانے کی خواہش کا پورا ہونا امکانات سے بعید ہے!!!

فرض کیجئے علماء کے تیار کردہ مبلغ براعظم افریقہ میں پہنچے۔ اب کن دلائل کے ذریعہ عیسائیت کا مقابلہ کریں گے بالخصوص جبکہ "تعلیم یافتہ مبلغین" کے اساتذہ (غیر احمدی علماء) کے اپنے عقائد درپردہ عیسائیت کو تقویت دیتے ہیں نہ کہ اس کی تردید۔ مثلاً

- ــــ حیاۃ مسیح علیہ السلام کا رواجی عقیدہ۔
- ــــ حضرت مسیح علیہ السلام کا بجسدِ عنصری آسمان پر اُٹھایا جانا۔ اور کم و بیش دو ہزار برس سے اُلآن کماکان کی پوزیشن میں چلے آنا جو خاصہ الوہیت ہے۔
- ـ ـ ـ آخری زمانہ میں اُمت محمدیہ کے بگاڑ کے وقت اور اس کی اصلاح کے لئے اُسی مسیح ناصریؑ کا آسمان سے نزول وغیرہ وغیرہ ایسے عقائد ہیں جن سے عیسائیوں نے بہت زیادہ فائدہ اُٹھایا ہے اور لاکھوں مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے عیسائی بنا لیا ہے۔ اور اُن کی ایسی کوششیں بدستور جاری ہیں (جیسا کہ عیسائیوں کے ایک ٹریکٹ کے متعلق حال ہی میں معاصر صدق جدید میں ایک مفصل مراسلہ بھی شائع ہوا تھا) اس طرح کوئی بعید نہیں کہ غیر احمدی علماء کے تیار کردہ مبلغین اپنے ہی مسلمات کی بنا پر پادریوں سے زک اُٹھائیں!!

جماعت احمدیہ نے تبلیغی ادارے کھولے اعلیٰ درجہ کے مبلغ تیار کئے اور آج ان سب کی بے لوث خدمات کا نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ آپ لوگ بڑے شوق سے وسیع پیمانہ پر تبلیغی ادارے قائم کریں اور اعلیٰ درجہ کے مبلغ بنانے کی سکیم تیار کریں مگر یاد رکھیں عیسائیت کے مقابل پر میدان تبلیغ میں کامیابی اُسی صورت میں ممکن ہے جبکہ اسلام کے یہ جانباز سپاہی مسیح موعودؑ کے پیش کردہ دلائل کے اسلحہ سے لیس ہوں۔ اگر ان معقول دلائل کے ساتھ عیسائیت کا مقابلہ پسند نہیں کرتے تو ہمیں اکبر الٰہ آبادی کی زبان سے کہنے دیجئے ؎

مسیح تثلیث کی تردید تو کر سکتے نہیں
گھر میں بیٹھے ہوئے دالیں ہی پڑھا کرتے ہیں

خطبہ جمعہ

حقیقی نیکی وہی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کی خاطر کی جائے

اللہ تعالیٰ نے ابن السبیل (مسافر) کے متعلق جو فرائض ہم پر عائد کئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ انہیں ادا کرنے کی پوری کوشش کریں

سورۃ بقرہ کی ایک آیت کی پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۶۶ء

مرتبہ:- مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور پُر نور نے آیت

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

(البقرہ آیت ۱۷۷)

تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا:-

سورۃ بقرہ کی اس آیت میں

بہت سے وسیع مضامین

بیان کئے گئے ہیں مجھے چونکہ کل گرمی لگ جانے کی وجہ سے ضعف کی شکایت ہے اس لئے میں بڑے اختصار کے ساتھ محض چند باتیں بیان کرنے پر اکتفا کروں گا اور ان کی طرف اپنے دوستوں اور بھائیوں کو توجہ دلاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں البِرّ کا لفظ دو دفعہ مختلف معانی میں استعمال کیا ہے۔ البِرّ کے ایک معنی ہیں المطاعۃ، الصلاح، الصدق۔ اس لحاظ سے

اَلْبِرّ کے معنی

یہاں یہ ہوں گے۔ ہر قسم کے فساد سے پاک ہونا۔ اور ہر قسم کے حقوق اور واجبات پوری اطاعت کے ساتھ ادا کریں میں فرمایا۔ حقیقی نیکی یہ نہیں کہ تم نمازوں کی ادائیگی کے وقت مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرو۔ یا ان بشارات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں قرآن مجید میں دی ہیں کہ مشرق و مغرب کے تمام ممالک پر تمہارا قبضہ ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں گے اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ کہ جس طرف تم رُخ کرو گے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت

اور اس کے ملائکہ کی فوج کو اپنی امداد کے لئے پاؤ گے۔ تو فرمایا ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے تم مشارق اور مغارب کی طرف نکلو۔ یا عبادت کی غرض سے تم مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔ تو محض یہ بات وہ نیکی نہیں جس کا تمہارا رب تم سے تقاضا کرتا ہے۔ فرمایا ولکن البر (اور یہاں البِرّ کا لفظ دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے) من اٰمن باللّٰہ کہ ہر قسم کے مفاسد سے پاک اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پوری اطاعت اور فرمانبرداری سے ادا کرنے والا وہ ہے جو ایمان باللہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو۔ یعنی علیٰ وجہ البصیرت خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتا ہو۔

اور اس کی ذات اور صفات میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ اور یقین رکھتا ہو کہ صحیفۂ فطرتِ صحیحہ انسانیہ پر ان کی صفات کا انعکاس ہے۔ اور تخلّق باخلاق اللہ ہی سب نیکی ہے۔ اور اسلمت لرب العالمین کا نعرہ لگاتے ہوئے فنا فی اللہ کے سمندر میں اپنی ذات کو غرق کر دینا ہی سچی اور صحیح اور حقیقی اطاعت ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہاں

نیکی کی "اصل صفت"

کی طرف اشارہ کیا ہے اور وہ ہے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہ یعنی نیک وہ ہے جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہے اور کہ وہ واحد یگانہ ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ اس زندگی کے ساتھ تمہاری حیات ختم نہیں ہوگی بلکہ

حشر کے روز

پھر تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔ حشر برپا ہوگا۔ اور اس روز ہم اپنے اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور وہ یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ملائکہ کو اس کارخانۂ علّت و معلول میں آخری مخلوق علّت قرار دیا ہے۔ اور اپنے اور مخلوق کے درمیان بطور واسطہ کے قائم کیا ہے۔ اور وہ یہ بھی ایمان لاتا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ علام الغیوب ہے اور انسان کی انفرادی نشوونما اور ارتقاء اور انسان کی اجتماعی نشوونما اور ارتقاء

ایک خاص الٰہی منصوبہ

کے ماتحت ہی ہے۔ اس لئے اس نے اپنے علم کامل کے مطابق ابتداء سے پیدائش سے ہی الکتاب قرآن کریم کی ربانی ہدایت تمام فرمایا ہے۔ بے شک حضرت آدمؑ کے زمانہ سے ہی انبیاء پیدا ہوتے رہے جو انسان کو درجہ بدرجہ پست مقامات سے اُٹھا کر

بلند مقامات کی طرف

لے جاتے رہے۔ لیکن ان کو جو کچھ شریعت کے ملا، وہ کامل اور مکمل شریعت نہ تھی بلکہ نصیباً من الکتاب اسی کامل کتاب کا ایک حصہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا ہوا تھا۔ اصل کتاب، اصل شریعت اور ہدایت جو اللہ تعالیٰ کے علم کامل میں ہے وہ قرآن کریم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

کامل نیک

جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو صحیح طور پر بجا لاتا ہے اور اپنے رب کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کرتا ہے۔ وہ ہے جو الکتاب پر ایمان لاتا ہے۔ یعنی قرآن کریم کو اس کا حق دیتا ہے اور اس کی قدر کرتا ہے جیسے کہ واقعی قدر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہی وہ کامل کتاب ہے جس کے بعض حصوں سے آدم علیہ السلام کی تربیت کی۔ بعض حصوں سے نوح علیہ السلام کی تربیت کی۔ ان سے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کی تربیت کی۔ اور آخر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

پر ایسی اصلی اور حقیقی اور کامل اور مکمل شکل میں نازل ہوئی۔ پس کامل تربیت پانے والے صرف حامل قرآن ہی ہیں والنبیین وہ شخص تمام انبیاء اللہ پر بھی ایمان لاتا ہے ایمان بالنبوۃ کے لئے بھی

کامل فرمانبرداری کی ضرورت ہے

حتی کہ اس کے اپنے نفس کا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ اور انسان اپنا سب کچھ اپنے رب کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے اپنی عزت بھی، اپنی روایات بھی، اپنے توہمات اور خوش اعتقادیاں بھی۔

انبیاء پر ایمان لانے کا حکم یہود یوں کو بھی تھا۔ اسی لئے اُن پر فرض تھا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائیں۔ آپ کی بعثت کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں خود ان کی کتابوں میں پائی جاتی تھیں لیکن ان کا یہ خیال کہ آنے والا بنی اسرائیل (یہود) میں سے ہوگا۔ ان کے ایمان میں روک بن گیا۔ اور صرف اسی غلط خیال کے نتیجہ میں یہود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے محروم ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُمتی اور ظلی اور غیر مستقل نبوت کا دعویٰ کیا اور چونکہ بہت سے مسلمانوں میں

اشکلنٹ والی کیفیت

اور منہ ہنیت نہیں پائی جاتی تھی۔ بلکہ وہ خدا کی ماننے کی بجائے اپنی منوانا چاہتے تھے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے سے محروم ہو گئے

آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وآتی المال علیٰ حبّہ
ذوی القربیٰ والیتمیٰ
والمساکین وابن السبیل
والسائلین وفی الرقاب

کہ وہ اپنا مال دیتا ہے رشتہ داروں کو، یتامیٰ، مسکینوں اور مسافروں کو اور مانگنے والوں اور غلاموں کے آزاد کرانے کے لئے بھی۔ لیکن یہ نیکی نہیں جب تک "علیٰ حبّہ" نہ ہو۔

یہ خرچ مومن بھی کرتا ہے اور کافر بھی کرتا ہے۔ کیونکہ بہت سے دنیا دار آپ کو نظر آئیں گے۔ جو اپنے رشتہ داروں پر اس لئے خرچ کر رہے ہوں گے کہ اس طرح خاندانی اتحاد اور اتفاق قائم رہے گا اور ان کی عزت اور وجاہت قائم رہے گی۔ وہ اپنے خاندان میں بھی بڑے سمجھے جائیں گے اور دنیا بھی ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھے گی۔

اسی طرح

بہت سے دنیا دار

مختلف اغراض کے پیش نظر یتامیٰ کی پرورش کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح مساکین کی حمایت کا دم بھرنے والے دنیا دار محض دنیا کی خاطر اپنے مال دیتے ہیں۔ بہت سی پارٹیاں آپ کو انگلستان اور امریکہ میں نظر آئیں گی کہ جنہیں کمزوروں کے ساتھ کوئی محبت اور پیار نہیں ہوتا۔ لیکن اس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو اپنے سینے سے لگایا تو ہمیں سیاسی برتری حاصل ہو جائے گی۔ وہ ان کے لئے دوڑ دھوپ کرتی رہتی ہیں۔

اسی طرح مسافروں پر بھی اپنا پیسہ خرچ کر کے احسان کیا جاتا ہے تاکہ جب وہ اپنے وطن جائیں تو وہ کہیں کہ زید بڑا اچھا۔ بڑا خرچ کرنے والا اور بڑا پیار کرنے والا ہے اور مسافروں کا بڑا خیال رکھنے والا ہے۔ ہم اس کے ہاں گئے تو اس نے ہماری بڑی خاطر کی۔

یہی حال اس خرچ کا ہے جو غلاموں کے لئے کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ نیکی نہیں۔

نیکی یہ ہے

کہ انسان اپنے پیسے یا مال کو (مال کے معنے ملاوکہ چیز کے ہیں۔ انسان اپنے نفس کا بھی مالک ہے۔ اپنی عزت کا بھی مالک ہے۔ اپنے پیسے کا بھی مالک ہے۔ وغیرہ) خرچ کرے تو علیٰ حبّہ صرف خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرے۔ خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کے سوا کوئی غرض اسے مدِّنظر نہ ہو۔ نہ تو اسے عزت کی خواہش ہو۔ نہ وجاہت کی خواہش ہو۔ نہ دنیوی شہرت کی خواہش ہو۔ اور نہ اس کا ذہن فخر و مباہات کے غبار سے آلود ہو بلکہ جب بھی اور جو کچھ بھی خرچ کرے خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کے نتیجہ میں اور اس کی خوشنودی کے حصول اور اس کی رضا کے پانے کے لئے خرچ کرے۔

اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں وہ نیک شمار نہیں ہوگا۔ اور کسی ثواب کا مستحق نہیں ٹھہرے گا

اسی طرح فرمایا کہ عبادت بجا لانا خواہ وہ نماز ہو۔ یا مالی فرائض (مثلاً زکوٰۃ) ہوں۔ یہ بھی حقیقی نیکی نہیں۔ بلکہ نماز کو ان شرائط کے ساتھ بجا لانا جو اللہ تعالےٰ نے مقرر کی ہیں حقیقی نیکی ہے۔

ان شرائط میں سے

بنیادی شرط یہ ہے

کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہوئے سوائے اس کے اور کوئی غرض نہ ہو کہ اس کی خوشنودی حاصل ہو تب یہ عبادت صحیح عبادت شمار ہوگی۔

اگر کسی نے اپنے نفس کو پالا اور اسے موٹا کیا۔ اور قربانی دینے کے لئے تیار نہ ہوا تو اس کے متعلق یقیناً نہیں کہا جا سکتا واقام الصلوٰۃ کہ اس نے نماز کو پورے شرائط کے ساتھ ادا کیا

(ابن السبیل (مسافر) کے متعلق میں ایک بات بیان کر کے اپنے خطبہ کو بند کر دوں گا ورنہ اس آیۃ کے مضامین بہت وسیع ہیں) اللہ تعالےٰ نے مسافر کے ساتھ ہمدردی، اخوت کا سلوک کرنے اور اسے مالی امداد دینے پر بڑا زور دیا ہے۔ اور مختلف مقامات میں زور دیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر اس شخص سے جو ہمیں اپنے ماحول میں اجنبی نظر آئے واقفیت پیدا کریں ورنہ ہم اس کی خدمت نہیں کر سکیں گے۔

ابھی چند روز ہوئے۔

ایک دوست نے مجھے بتایا

کہ میں باہر کی ایک جماعت میں گیا مسجد میں پہنچ کر میں نے اپنا بیگ رکھا اور نماز ادا کی۔ وہ دوست کہتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں کی مہمان نوازی کی ضرورت نہ تھی کیونکہ خدا تعالےٰ نے مجھے بہت کچھ دیا ہوا ہے۔ میری جیب میں پیسے تھے اور مجھے خیال بھی نہ تھا کہ میں کسی کے پاس جا کر کھانا کھاؤں۔ لیکن مجھے یہ احساس ہوا کہ خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ مسافر کا خیال رکھو مگر ہمارے ان دوستوں نے میری طرف کوئی توجہ ہی نہیں کی ہو سکتا ہے کہ میری طرح کوئی اور مسافر یہاں آئے، اور وہ ضرورت مند ہو۔ اگر اس سے بھی ایسا ہی بے توجہی کا سلوک ہو تو اس کی ضرورت پوری نہ ہو گی۔ اسی احساس کے ماتحت میں یہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تاکہ آپ دوستوں کو اس طرف متوجہ کریں۔

تو اللہ تعالےٰ نے ابن السبیل (مسافر) کے متعلق جو فرائض ہم پر عائد کئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں ادا کرنے کی کوشش کریں۔

ہر احمدی کا فرض ہے

کہ جب کوئی اجنبی اسے نظر آئے تو وہ اس سے تعلق قائم کرے اور اس کا تعارف حاصل کرے اور اسے پوچھے کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں اور کہاں تشریف لے جائیں گے اگر آپ اس سے تعلق پیدا کریں گے تو آپ اس کی ضرورت کو بھی پورا کر سکیں گے اس طرح اس کی ضرورت پوری ہو جائے گی اور آپ کو ثواب ملے گا۔ اس کے دل میں اللہ تعالےٰ کی حمد اور آپ کی اور سلسلہ کی قدر پیدا ہوگی۔ کیونکہ مسافر کے حالات کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ تھوڑی سی بے رُخی بھی اس کے دل پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔ یہی بھلائی کا حال ہے۔

میں یورپ میں پھر رہا ہوں

ایک جگہ صرف اتنا ہوا کہ مجھے راستہ کی واقفیت نہ تھی۔ میں نے کسی سے پوچھا تو اس نے یہ نہیں کہا کہ اِدھر جائیں یا اُدھر جائیں بلکہ کہا کہ آئیے میں آپ کو وہاں تک پہنچا آؤں۔ اس طرح اس نے اپنے وقت سے مجھے صرف چند منٹ ہی دیئے۔ اور گو اس واقعہ کو گذرے قریباً تیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن آج تک وہ واقعہ مجھے یاد ہے کیونکہ جب ایک اجنبی ایک شخص سے ہمدردی، اخوت اور محبت کا سلوک دیکھتا تو اس کے دل پر اس کا بڑا اچھا اثر پڑتا ہے

پس

ہر احمدی اور ہر جماعت کیلئے ضروری ہے

کہ جب کوئی اجنبی اسے نظر آئے تو وہ اس سے تعلق قائم کرے اور اگر اسے کوئی ضرورت ہو تو اس کو پورا کرے۔ اگر اسے کوئی ضرورت نہ ہوگی تو بھی اس کے دل پر اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ اور وہ کہے گا کہ یہ لوگ مسافروں کا خیال رکھتے ہیں۔

مسافر شخص فوراً پہچانا جاتا ہے۔ تو جب احمدی دوست کسی ایسے شخص سے ملیں تو چاہیئے کہ وہ

احمدی اور اسلامی اخلاق

کا نمونہ

اس کے سامنے پیش کریں اور ابن السبیل کے لئے اپنے وقت اور اپنے مال کو قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا تعالےٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہو جائیں گے۔

دُعا ہے

کہ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے جو ذمہ داریاں ہم پر عائد کی ہیں وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم انہیں ایسے طریق سے پورا کرنے والے ہوں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے اور اس کی رضا ہمیں حاصل ہو۔ آمین۔

(الفضل مورخہ ۲۲ ۶/۶۶)

اجرامِ فلکیہ میں آبادیوں کے متعلق قرآنی شہادت

"خدا تعالیٰ زمین اور آسمانوں کی مخلوق کو ملانے پر قادر ہے"

از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ

قرآن مجید کا آغاز "الحمد للہ رب العالمین" سے ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو سب جہانوں اور تمام عالمین کا رب ہے وہی ہر قسم کی حمد و ستائش کا مستحق ہے۔ لفظ ربّ العالمین سے ظاہر ہے کہ ہماری دُنیا کے علاوہ اور بھی دُنیائیں موجود ہیں۔ اور ہر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت جلوہ فرما ہے۔

ان دُنیاؤں کی تعداد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما یعلم جنود ربّک الّا ھو (المدثر: ۳۲) کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اللہ کی مخلوق کا پورا علم نہیں رکھتا۔ وہی ہے جو اپنے لشکروں کی صحیح تعداد کو جانتا ہے۔

قرآن مجید کا اعلان ہے کہ زمینوں اور آسمانوں میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہوتی ہے۔ اور ہر مقام پر اس کی حمد کرنے والے موجود ہیں۔ ہر جگہ اس کی الوہیت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ فرمایا یسبّح لہٗ ما فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم (الحشر: ۲۴) آسمانوں اور زمین کی ہر چیز خدائے عزیز و حکیم کی تسبیح کرتی ہے۔ ولہ الحمد فی السمٰوٰت والارض وعشیًّا وحین تظھرون (الروم: ۱۸) آسمانوں اور زمین میں اسی کی حمد قائم ہے۔ شام کو بھی اور اس وقت بھی جب تم ظہر میں داخل ہوتے ہو۔ وھو الذی فی السمآء الٰہ وفی الارض الٰہ وھو الحکیم العلیم (الزخرف: ۸۴) اللہ ہی آسمان میں اِلٰہ اور وہی زمین پر معبود ہے وہ حکیم و علیم ہے۔

ایسی بیسیوں آیات قرآن مجید میں موجود ہیں جو مومن کی نگاہ کو زمین سے اُٹھا کر بلند آسمانوں تک لے جانے کا موجب ہیں۔ قرآنی آیات اسے اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ وہ کائناتِ عالم کے ذرّہ ذرّہ کی تسخیر کے اختیارات دیئے گئے ہیں گیا ہے اس کا فرض ہے کہ زمین کے علاوہ آسمانوں کے اسرار و غوامض کی کنہ تک بھی پہنچے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الذین یذکرون اللہ قیامًا و قعودًا وعلٰی جنوبھم ویتفکّرون فی خلق السمٰوٰت والارض ربّنا ما خلقت ھٰذا باطلًا سبحٰنک فقنا عذاب النار (آل عمران: ۱۹۱) کہ عقلمند لوگ وہ ہیں جو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے یعنی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی زبانوں پر بے ساختہ آجاتا ہے کہ اے ہمارے خدا! تو نے یہ سلسلۂ کائنات عبث پیدا نہیں فرمایا۔ تو اس سے پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لیجیو۔ ان فی اختلاف اللیل والنھار وما خلق اللہ فی السمٰوٰت والارض لاٰیات لقوم یتقون (یونس: ۶) کہ خدا ترس اور تقویٰ شعار لوگوں کے لئے رات دن کے تسلسل اور آسمانوں اور زمین کی مخلوق میں بہت سے نشان ہیں۔

اب ہم ذیل میں وہ تمام آیاتِ قرآنی مع ترجمہ درج کرتے ہیں جن سے صاف طور پر مترشح ہوتا ہے کہ زمین کے علاوہ آسمانی اجرام میں بھی اللہ تعالیٰ کی باشعور مخلوق ہے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید بھی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) وللہ یسجد ما فی السمٰوٰت وما فی الارض من دآبّۃ والملٰئکۃ وھم لا یستکبرون (النحل: ۴۹)

ترجمہ: "آسمانوں اور زمین کے تمام جاندار وجود اور ملائکہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتے ہیں۔ اور وہ تکبر نہیں کرتے۔"

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ آسمانوں میں بھی ملائکہ کے علاوہ ایسی مخلوق ضرور موجود ہے جس پر دآبّۃ کا لفظ اطلاق پذیر ہوتا ہے جس طرح کہ دآبّۃ زمین پر موجود ہیں۔

(۲) ولہٗ من فی السمٰوٰت والارض ومن عندہٗ لا یستکبرون عن عبادتہٖ ولا یستحسرون (الانبیاء: ۱۹)

ترجمہ: اللہ ہی کے لئے ہیں تمام وہ ذی شعور وجود جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور جو وجود اللہ کے پاس ہیں وہ نہ اس کی عبادت بجا لانے سے تکبر کرتے اور نہ تھکتے ہیں۔

یاد رہے کہ عربی زبان میں "مَن" اور "مَا" کے استعمال میں عام طور پر یہ فرق ہوتا ہے کہ مَن ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ اور مَا غیر ذوی العقول کے لئے۔

(۳) أفغیر دین اللہ یبغون ولہٗ اسلم من فی السمٰوٰت والارض طوعًا وکرھًا والیہ یرجعون (آل عمران: ۸۴)

ترجمہ: کیا یہ لوگ اللہ کے غیر کی اطاعت چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے تمام ذوی شعور وجود طوعًا و کرھًا اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کر رہے ہیں اور سب اسی کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔"

(۴) تسبّح لہ السمٰوٰت السبع والارض ومن فیھن وان من شیء الّا یسبّح بحمدہٖ" (الاسراء: ۴۴)

ترجمہ: ساتوں آسمان اور زمین اور ان کے تمام ذی شعور وجود اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ہر چیز اسی کی حمد و تسبیح کرتی ہے۔

(۵) "وللہ یسجد من فی السمٰوٰت والارض طوعًا وکرھًا وظلالھم بالغدوّ والاٰصال" (الرعد: ۱۵)

ترجمہ:- آسمانوں والے اور زمین والے ذوی العقول ازاد طوعًا یا کرھًا اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ نیز صبح و شام کے اوقات میں ان کے سائے بھی

(۶) ألا انّ للہ من فی السمٰوٰت ومن فی الارض۔ (یونس: ۶۶)

ترجمہ: خبردار آسمانوں اور زمین کے سب ذوی العقول وجود اللہ تعالیٰ کے اختیار کے نیچے ہیں

(۷) "الم تر انّ اللہ یسجد لہٗ من فی السمٰوٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدوآبّ وکثیر من الناس وکثیر حقّ علیہ العذاب (الحج: ۱۸)

ترجمہ:- کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں کی سب ذی شعور مخلوق اور ایسا ہی زمین والے نیز سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چوپائے اور بہت سے انسان سب اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کر رہے ہیں۔ البتہ بہتوں پر عذاب مقرر ہو گیا ہے۔

(۸) ولو اتّبع الحق اھوآءھم لفسدت السمٰوٰت والارض ومن فیھنّ" (المؤمنون: ۷۱)

ترجمہ:- اگر حق ان کی خواہشوں کے تابع ہو جاتا تو آسمان، زمین اور ان کی ساری آبادیوں میں فساد برپا ہو جاتا۔

(۹) الم تر انّ اللہ یسبّح لہٗ من فی السمٰوٰت والارض والطیر صآفّاتٍ کلّ قد علم صلاتہٗ وتسبیحہٗ واللہ علیم بما یفعلون وللہ ملک السمٰوٰت والارض والی اللہ المصیر۔ (النور: ۴۱-۴۲)

ترجمہ:- کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ آسمان والے اور زمین والے خدا تعالیٰ کی تسبیح کر رہے ہیں اور پرندے بھی قطاریں باندھے ہوئے ہر ایک کو اپنی عبادت اور تسبیح کا طریق معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو بخوبی جانتا ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔

(۱۰) ولہٗ من فی السمٰوٰت والارض کلٌّ لہٗ قانتون۔ (الروم: ۲۶)

ترجمہ:- اللہ ہی کے قبضہ میں ہیں وہ سب ذی شعور وجود جو آسمانوں میں ہیں یا زمین میں ہیں۔ وہ سب اس کے فرمانبردار ہیں۔

(۱۱) وللہ جنود السمٰوٰت والارض وکان اللہ علیمًا حکیمًا۔ (الفتح: ۴)

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کے لشکر خدا تعالیٰ ہی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

(۱۲) فللہ الحمد ربّ السمٰوٰت وربّ الارض ربّ العالمین ولہ الکبریآء فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم۔ (الجاثیہ: ۳۶-۳۷)

ترجمہ:- سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا بھی رب ہے اور زمین کا بھی وہی رب العالمین ہے۔ اسی کی کبریائی آسمانوں اور زمین میں ہو رہی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

(۱۳) یسئلہٗ من فی السمٰوٰت والارض کلّ یوم ھو فی شان۔ (الرحمٰن: ۲۹)

ترجمہ۔ آسمانوں کے سب وجود اور زمین کے بھی اللہ تعالیٰ سے ہی حاجت روائی چاہتے ہیں وہ ہر روز اپنی نئی اور عظیم شان کا جلوہ گر ہوتا ہے۔

(۱۴) ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض الّا من شآء اللہ ثم نفخ فیہ اخرٰی فاذا ھم قیام ینظرون۔ (الزمر: ۶۸)

ترجمہ:- بگل میں آواز دی جائے گی۔ تو آسمانوں اور زمین کے سب ذی شعور وجود بجز اُن کے جن کو خدا چاہے گا بے ہوش ہو جائیں گے اور دوسری مرتبہ آواز سے

وہ اچانک کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔

(۱۵) اولم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت والارض وما خلق الله من شیء وان عسیٰ ان یکون قد اقترب اجلهم فبای حدیث بعده یؤمنون ۔
(الاعراف : ۱۸۵)

ترجمہ ۔ کیا ان لوگوں نے آسمانوں کی بادشاہت اور زمین کے نظام پر غور نہیں کیا ۔ نیز خدا کی ہر مخلوق پر نظر نہیں کی ۔ ہوسکتا ہے کہ ان کی تباہی کی گھڑی سر پر ہو ۔ پھر وہ قرآن کے علاوہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

(۱۶) ألم تروا کیف خلق الله سبع سمٰوٰت طباقاً وجعل القمر فیهن نوراً وجعل الشمس سراجاً ۔ (نوح ۱۵ ۔ ۱۶)

ترجمہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالےٰ نے آسمانوں کا نظام کس طرح مکمل اور مطابق بنایا ہے اور ان آسمانوں میں ہر جگہ چاند بطور نور اور سورج بطور ذاتی چمکنے والے چراغ کے کام پر مقرر کر دیا ہے ۔

(۱۷) ءانتم اشد خلقاً ام السماء بناها رفع سمکها فسوٰها واغطش لیلها واخرج ضحٰها ۔
(النازعات : ۲۷ ۔ ۲۹)

ترجمہ :۔ کیا تم اپنی پیدائش میں زیادہ پختہ ہو یا آسمان جسے اللہ نے بلند کیا اور اس کے نظام کو مکمل فرمایا ہے ۔ اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی چاشت کو روشن کیا ہے

(۱۸) واذا الصحف نشرت واذا السماء کشطت ۔
(التکویر ۱۰ ۔ ۱۱)

ترجمہ :۔ وقت آئے گا جب صحیفے اور اخبارات و جرائد بکثرت شائع ہوں گے اور آسمانوں کی باریکیوں کو معلوم کیا جائے گا گویا آسمان کی کھال اُتاری جائے گی

(۱۹) یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان ۔ (الرحمٰن : ۳۳)

ترجمہ : اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کے کناروں سے نفوذ کر سکتے ہو تو ایسا کرو ۔ مگر یاد رکھو کہ جہاں تک بھی تمہاری رسائی ہوگی وہاں پر ہماری حکومت اور اقتدار موجود ہوگا

(۲۰) ومن اٰیٰته خلق السمٰوٰت والارض وما بث فیهما من دابة وهو علیٰ جمعهم اذا یشاء قدیر ۔
(الشوریٰ : ۲۹)

ترجمہ :۔ اللہ تعالےٰ کی ہستی کے دلائل میں سے ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین میں جاندار وجود پھیلائے ہیں اور وہ ان کو ملانے پر جب چاہے گا قدرت رکھتا ہے ۔

ان آیات پر تدبر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی اجرام میں اللہ تعالےٰ نے مخلوق پیدا کر رکھی ہے ۔ اور وہاں پر بھی خدائی نظام کے ماتحت تسبیح و تحمید ہوتی ہے اور وقت آنے پر اب ہونا ممکن ہے کہ زمینی انسانوں اور اجرام کی آبادیوں میں اتصال اور رابطہ پیدا ہو سکے ۔ قرآن مجید کا یہ بیان قرآن مجید کی ایک عظیم الشان صداقت ہے ۔ اور اس کے عالمگیر کلام خدا ہونے پر محکم دلیل ہے ۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد لله رب العٰلمین ۔

اسلام میں نامحرم عورت سے مصافحہ کی ممانعت

موجودہ زمانہ میں بہت سی باتیں مغربی تہذیب و تعلیم کی بدولت مسلمانوں نے اپنا لی ہیں جنہیں کسی حکومت کے ڈر سے اختیار نہیں کیا گیا ۔ بلکہ

برضا و رغبت اپنی خوشی سے ان خلافِ اسلام امور کو مسلمانوں نے اپنی زندگی کا جزو قرار دے لیا ہے ۔

ان میں سے ایک نامحرم عورتوں سے مصافحہ کی غیر اسلامی روش بھی ہے جسے مغربی تہذیب کے دلدادہ مسلمان بھائی تہذیبِ جدید کا ایک ضروری جزو سمجھتے ہیں ۔ اور اس سراسر خلافِ شرع حرکت میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے اور اس اسلامی حکم کو زمانہ جاہلیت کی یادگار ظاہر کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اس اسلامی ہدایت پر عمل کرنے والے متمدن اقوام کی صف میں کوئی جگہ حاصل نہیں کر سکتے ۔

لیکن اللہ تعالےٰ نے اسلام کو مغربی تہذیب کے مطابق دنیا کو مہذب بنانے کے لئے نہیں بھیجا ۔ اسلام کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے قائم فرمایا ہے بدی اور بدخیالات دور ہوں اور انسان (مرد ہو یا عورت) کی روحانیت بڑھے اور نہ صرف آئندہ زندگی کے لئے جنت حاصل کرنے کی کوشش کریں بلکہ اسی دنیا میں بھی بہشتی زندگی بسر کریں اور امن و امان اور سلامتی سے رہیں اس لئے اسلام نے تمدن کی بنیاد اس طرز پر رکھی ہے کہ

جو امور انسانی طبیعت میں اختلال و اضطراب اور ہیجان و تہیج پیدا کرنے والے اور انسانیت کے سکون اور چین کو درہم برہم کر دینے والے ہیں ان کا دروازہ ہی بند کر دیا ہے ۔

مغرب والے اور مغربی تہذیب کے دلدادہ ان پر معترض ہوتے ہیں لیکن زمانہ حال کی تحقیقاتیں اور سائنسی انکشافات اسلامی تعلیمات کی معقولیت کو واضح کر رہی ہیں ۔

ایسے ہی امور میں سے اسلام کا وہ حکم بھی ہے جس میں نامحرم عورتوں سے مصافحہ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے ۔

سطور ذیل میں اسلامی حکم کی فلاسفی اور حکمت کے متعلق چند امور پیش کئے جاتے ہیں ۔

قوّت متاثرہ و مؤثرہ

علم النفس کی تحقیقات ہے کہ انسان کے اندر خدا تعالےٰ نے بعض ایسے قوٰی پیدا کئے ہیں جو دوسروں پر اثر ڈالتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دوسروں کے اثر کو قبول کرتے ہیں اور یہ طاقتیں کم و بیش ہر انسان کے اندر پائی جاتی ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عورت کے اندر قوت مؤثرہ کم ہوتی ہے اور متاثرہ زیادہ ۔ یعنی دوسرے پر اثر ڈالنے کے بجائے دوسرے کے اثر کو قبول کرنے کی قوت اس میں زیادہ ہوتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ مردوں کی نسبت عورتوں کو بہت جلد ہپناٹائز کیا جا سکتا ہے ۔

اس کے ساتھ جب اس امر کو بھی پیش نظر رکھا جائے کہ جدید طبی تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہاتھ کی جلد میں حس پیدا کرنے والے یا لمس کو محسوس کرنے والے خاص قسم کے اعصابی دانے جن کو ٹیکٹائل کارپسلز کہتے ہیں بہت بڑی تعداد میں قدرت نے پیدا کئے ہیں تو اس معاملہ کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے یہ دانے جسم کے دوسرے حصوں میں بھی ہوتے مگر سوائے اعضائے مخصوص کے ہاتھ سے زیادہ جسم کے کسی اور حصہ پر نہیں پائے جاتے ۔

ایک ماہر علم النفس کی رائے

علم النفس کے ایک بہت بڑے ماہر ڈاکٹر ایلس نے علم تذکیر و تانیث (یوجینکس) کے موضوع پر چھ جلدوں میں ایک ضخیم کتاب لکھی ہے اور قوت لامسہ کے ذیل میں مصافحہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مصافحہ جماع کے عصبی مرکز میں اشتعال پیدا کرتا ہے جس سے شہوانی قویٰ میں تحریک پیدا ہوتی ہے اس نے اس ضمن میں ایک واقعہ بھی لکھا ہے کہ ایک عورت اور مرد ایک ہی دفتر میں کام کرتے تھے لیکن انہیں کبھی ایک دوسرے کے ساتھ سیر وغیرہ کرنے یا علیحدگی میں ملنے کے مواقع میسر نہ آتے تھے ۔ مگر پھر بھی عورت کے دل میں مرد کی کشش پیدا ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں کی شادی ہو گئی ۔ ایک دن دوران گفتگو مرد نے عورت سے دریافت کیا ۔ جس صورت میں کہ ہمیں کبھی اکٹھے بیٹھنے یا ایک دوسرے کے عادات و اطوار مطالعہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا ۔ پھر تمہارے دل میں میرے لئے کشش کی ابتداء کیسے پیدا ہوئی؟ تو عورت نے بتایا کہ مجھے اس کی کوئی وجہ تو معلوم نہیں صرف اتنا کہہ سکتی ہوں کہ ایک دن مجھے تمہارے ساتھ مصافحہ کا اتفاق ہوا ۔ اور اس کے بعد ہی میں نے محسوس کیا کہ میرے دل میں تمہارے لئے کشش پیدا ہو گئی ۔

قوتِ لامسہ

پھر عورت کے اندر قوتِ متاثرہ کی زیادتی کی وجہ سے ایک مرد کے بُرے خیالات قوتِ لامسہ سے مصافحہ کے ذریعے عورت کے اندر بآسانی منتقل ہو سکتے ہیں ۔ اور اس کے خیالات بدی کی طرف زیادہ مائل ہو جاتے ہیں اسی طرح عورت کیساتھ مصافحہ کرتے وقت مرد کے اعصاب پر اثر پڑتا ہے وہ بھی اسے بآسانی اور معمولی سی تحریک کے ساتھ بُرے خیالات کی دونوں کے اندر ایک ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ ذرا سی تحریک بھی بداخلاقی کی بنیاد قائم کر سکتی ہے ۔ اسی حقیقت کے پیش نظر اسلام نے نامحرم عورت سے مصافحہ کی ممانعت فرمائی ہے ۔

ہمارے ایک دوست جو مغربی ملکوں کی سیاحت سے حال ہی میں واپس آئے ہیں اصرار کے ساتھ مغرب میں اس مجبوری کے جواز کی ضرورت پیش کرتے ہیں ہماری رائے میں مغربیت کی مجبوریوں کو درخورِ اعتنا سمجھا جائے ۔ تو وضو کے ساتھ نماز پنجگانہ جیسے اہم فریضہ اور دیگر بہت سے فرائض بھی ان مجبوریوں کی نذر ہو جائیں گے ۔

(ماخوذ)

مسلمان بھائیوں کیلئے لمحۂ فکریہ

از محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

گذشتہ ماہ محرم الحرام میں جب نئے قمری سال کا آغاز ہوا تو مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت کلکتہ میں مقامی جماعت کی طرف سے ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا جس میں بعض ناقابلِ تردید حقائق و مستند حوالہ جات درج کر کے مسلمان بھائیوں کو ان پر غور و فکر کی دعوت دی گئی۔ مضمون کے افادی پہلو کے پیشِ نظر اسے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ اور خلفاء راشدین

بھائیو! سورۃ نور کی آیت استخلاف کے ماتحت جماعت احمدیہ یہ یقین و ایمان رکھتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضؓ۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضؓ۔ اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کو علی الترتیب مسندِ خلافت پر متمکن فرمایا اور یہ چاروں بزرگ خلفائے راشدین اور اعلیٰ درجہ کی روحانی و اخلاقی استعدادوں و صفات کے مالک تھے۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خلافت راشدہ کے بارے میں اپنی عربی کتاب "سر الخلافہ" میں فرماتے ہیں:-

(ا) "خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ امر ظاہر کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت فاروق عمر خطابؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سب اہلِ صلاح اور اہلِ ایمان تھے اور یہ وہ لوگ تھے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے حضور میں برگزیدہ فرمایا۔ اور اپنے روحانی انعامات سے نوازا۔" (سر الخلافہ ترجمہ از عربی عبارت)

(ب) حضرت ابوبکر رضؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ بات یقینی ہے کہ حضرت ابوبکر رضؓ اسلام کے لئے اور نبیوں کے لئے باعثِ فخر ہیں۔۔۔۔ اور جو شخص آپ کی مخالفت کرتا ہے اُن سے دشمنی رکھتا ہے وہ اپنے اوپر حق کا دروازہ بند کرتا ہے جب تک وہ حضرت ابوبکر رضؓ کے ساتھ تعلق پیدا نہیں کرتا وہ رحمتِ الٰہی کا دروازہ اپنے اوپر کھول نہیں سکتا" (سر الخلافہ)

(ج) "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متقی اور پاک تھے اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جو خدا کے بہت محبوب ہوتے ہیں اور آپ اعلیٰ گھرانے میں سے تھے۔ اور آپ اللہ کے غالب شیر تھے اور خدائے مہربان کے سپاہی تھے۔"

(د) چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ اور ان کے زمانہ کی لڑائیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"وَالْحَقُّ اِنَّ الْحَقَّ مَعَ الْمُرْتَضٰی وَ مَنْ قَاتَلَهٗ فِیْ وَقْتِهٖ فَبَغٰی وَ طَغٰی"

کہ

حق یہ ہے کہ سچائی اور راست بازی حضرت امام علی المرتضیٰ رضؓ کے ساتھ تھی اور اُن کے عہدِ خلافت میں جس نے ان کے خلاف جنگ کی۔ اُس نے بغاوت کی اور سرکشی اختیار کی۔ (سر الخلافہ)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ خلافتِ راشدہ کے قیام و ترتیب میں جماعت احمدیہ اور اہلِ سنت والجماعت کے موقف و اعتقاد میں اتحاد و اتفاق ہے۔ مگر خلافت کے بارے میں شیعہ حضرات کا اعتقاد سوادِ اعظم کے خلاف ہے ان کے خیال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف حضرت علیؓ خلیفہ راشد اور بلا فصل ہیں۔ اور پہلے تین خلفاء کرام یعنی حضرت ابوبکر رضؓ حضرت عمر خطابؓ۔ اور حضرت عثمان رضؓ غنی رضؓ منصبِ خلافت و امامت میں حق پر نہ تھے نعوذ باللہ من ذالک۔ جماعت احمدیہ اور عام مسلمان حضرات ارشادِ ربانی "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" کے ماتحت خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کے بارے میں یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی و خوش تھا۔ ہمارے شیعہ بھائی خلفائے ثلاثہ کی خلافتِ حقہ کے نہ صرف منکر بلکہ رضائے الٰہی کے خلاف اُن سے ناخوش ہیں۔

حضرت علیؓ نے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی

گذشتہ سال کلکتہ میں محرم کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک ٹریکٹ تقسیم کیا گیا تھا جس میں شیعہ حضرات کی اپنی ہی ایک معتبر اور مستند کتاب "منار الہدیٰ" مؤلفہ شیخ علی البحرانی کے حوالہ سے حضرت علیؓ کا اپنا خطبہ درج کیا گیا تھا جس میں انہوں نے ابتداء میں بیعت نہ کرنے اور بالآخر بیعت کر لینے کے پس منظر کو بیان فرمایا ہے۔ اور خود اقرار فرمایا ہے کہ اُنہوں نے خود جا کر حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کر لی تھی۔ چنانچہ ہم اس خطبہ کو احباب کے علم اور احقاقِ حق کے لئے دوبارہ درج ذیل کرتے ہیں۔

عربی عبارت کا ترجمہ:۔ حضرت امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں:-

"جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ تو مسلمانوں نے آپ کے بعد امرِ خلافت میں جھگڑا کیا۔ اللہ کی قسم میرے دل میں یہ نہیں آتا تھا کہ عرب کے لوگ خلافت کے امر کو آنحضرت صلعم کے بعد اہلِ بیعت کے سوا کسی اور طرف لے جائیں گے۔ اور نہ کبھی یہ خیال ہوا کہ وہ مجھے اس سے محروم کر دیں گے کہ اچانک مجھے یہ دیکھ کر گھبراہٹ پیدا ہوگئی کہ لوگ حضرت ابوبکر رضؓ پر ٹوٹے اور ان کی طرف تیزی سے جا رہے ہیں تاکہ ان کی بیعت کریں۔ پس میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ حالانکہ میں ان لوگوں سے جن کے سپرد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کا امر ہوا۔ آنحضرتؐ سے اپنے مقام کی وجہ سے حق دار تھا۔ میں جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ایسی حالت میں رہا۔ پھر میں نے دیکھا کہ کچھ گروہ اسلام سے برگشتہ ہو رہے ہیں اور خدا کے دین اور ملتِ محمدیہ کو مٹانے کی دعوت دے رہے ہیں تو میں ڈرا کہ اب بھی میں نے اسلام اور مسلمانوں کی مدد نہ کی اور اس میں کوئی رخنہ اور گراوٹ پیدا ہوگئی تو ان باتوں کی وجہ سے جو مصیبت مجھے پہنچے گی وہ تم پر حکمرانی کے کھو جانے سے زیادہ سخت ہوگی۔ حکومت و ولایت تو ایک چند دن کا سامان ہے پھر وہ اس طرح جاتی رہتی ہے کہ اس کا کچھ باقی نہیں رہتا جس طرح سراب جاتا رہتا ہے یا جس طرح بادل پھٹ جاتا ہے۔"

آگے فرماتے ہیں:-

"فمشیت عند ذالک الی ابی بکر فبایعتهٗ ونهضت فی تلك الاحداث حتی ذاغ الباطل وزهق وکانت کلمة الله هی العلیا ولو کره الکافرون۔"

"پس اس وقت میں خود چل کر ابوبکر رضؓ کے پاس گیا اور ان کی بیعت کر لی۔ اور ان حوادث کا یہاں تک مقابلہ کیا کہ باطل راہ سے ہٹ گیا اور بھاگ گیا۔ اور خدا تعالیٰ کا کلمہ بلند ہوا۔ خواہ کافر اسے ناپسند کریں۔"

اس کے ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے اپنے تعلق اطاعت خلافت کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"حضرت ابوبکر رضؓ ان امور کے والی رہے۔ اور انہوں نے درستی، اعتدال اور میانہ روی کا طریق اختیار کیا اور میں خیر خواہی سے ان کا دوست رہا۔ اور ان امور میں جن میں اُنہوں نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی ان کا کوشش سے فرمانبردار رہا۔ نہ مجھے طمع و خواہش پیدا نہ ہوئی۔ کہ ابوبکر رضؓ کو کوئی حادثہ پیش آئے اور امرِ خلافت جس کی میں نے بیعت کی ہے میری طرف لوٹ آئے۔"

(منار الہدیٰ مؤلفہ شیخ علی البحرانی ص ۳۷۳)

بھائیو! حضرت علیؓ کا یہ خطبہ ایک اہم خطبہ ہے اور مسئلہ خلافت میں قولِ فیصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت علیؓ کے اس خطبہ سے ظاہر ہے کہ گو وہ شروع میں اہلِ بیعت میں سے ہونے کی وجہ سے اپنے تئیں خلافت کا زیادہ اہل سمجھتے تھے اور کچھ عرصہ تک آپ نے حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت بھی نہ کی تھی۔ مگر بالآخر اس وقت اسلام کی حالت کو دیکھ کر دشمن اس کے مٹانے کے درپے ہیں۔ آپ نے خود جا کر خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کر لی۔ اور اس طرح انہیں خلیفہ بلا فصل تسلیم کر لیا۔ اور پھر زندگی بھر صدق دل سے نہ کہ تقیہ کے طور پر ان کی خیر خواہی اور دوستی کا دم بھرتے رہے۔ اور پوری کوشش سے خلیفۂ وقت کی اطاعت کرتے رہے۔

ہم نے حضرت علیؓ کے اس خاص و اہم ارشاد کو پیش کرتے ہوئے اپنے شیعہ حضرات سے اپیل کی تھی کہ وہ بھی اپنے مقدس امام حضرت علیؓ کے ارشاد کا پاس کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چل کر اسی وفاداری کے طریق کو اختیار کریں گے۔ جو حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ اور حضرت عثمانؓ سے اختیار کیا تھا اور اس طرح مسئلہ خلافت جو سنّی اور شیعہ حضرات میں مابہ النزاع ہے۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے طے ہو جائیگا اور مسلمانوں کے اتحاد کی ایک مضبوط بنیاد قائم ہوگی۔

شیعہ حضرات کا جواب

مگر ہمارے اس ٹریکٹ کا جواب شیعہ حضرات کی طرف سے بصورت اشتہار بعنوان "مسلمانو! قادیانیوں کے دھوکے سے بچو" شائع ہوا، جس میں قطعاً اس بات سے انکار نہیں کیا گیا کہ

(۱) "منار الہدیٰ" شیعہ حضرات کی مستند کتاب نہیں۔

(۲) اس کتاب کے حوالہ سے حضرت علی رضؓ کا جو خطبہ درج کیا گیا ہے وہ ان کا خطبہ و ارشاد نہیں۔

(۳) اس امر کی قطعاً تردید نہیں کی گئی کہ حضرت علی رضؓ کا اپنا اقرار و اعتراف کہ میں نے خود جا کر حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کر لی تھی۔ غلط ہے۔

گویا ہمارے پیش کردہ حوالہ کو ان شیعہ حضرات نے اپنی خاموشی سے ثابت کر دیا کہ وہ بالکل صحیح ہے۔ اور اُن کی اپنی مستند و معتبر کتاب کا ہے۔ عقلمندی و عقیدت اور پاس ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب کسی اختلافی مسئلہ کے بارے میں کسی کو اپنے بزرگ یا امام کا کوئی مستند قول یا ارشاد مل جائے تو پھر وہ بلا چون و چرا اس کی تعمیل کریں اور اپنے خیالات و نظریات میں تبدیلی پیدا کریں تا کہ امام و مقتدی میں یکجہتی پیدا ہو۔ مگر یہاں کے شیعہ حضرات نے ایک عجیب انداز کا رنگ اختیار کیا اور اشتہار میں لکھا:

"بیعت کا مسئلہ طے شدہ ہے اور بزرگ علماء اہل سنت بھی اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ حضرت علی علیہ السلام نے بیعت نہیں کی تھی مگر اس وقت اس مسئلہ کو پھر سے اُبھارنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ شیعہ و سنی مسلمان اس کا جواب دیں۔ اور سنی مسلمان جواب الجواب دیں۔ اور مسلمانوں کے ان دو بڑے فرقوں میں تصادم ہو۔ اور اس جنگ کا تماشہ دیکھا جائے؟"

(اشتہار مذکور)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس اشتہار میں کس طرح دیدہ و دانستہ حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور حق کو چھپانے کے لئے جذبات کو غلط رنگ میں اُبھارنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ ہمارا مقصد دیانتداری سے یہ تھا کہ مسئلہ خلافت کے بارہ میں شیعہ حضرات کے سامنے ان کے اپنے امام کا قول دلیل پیش کریں۔ وبس نہ کہ کسی جنگ کا تماشہ دیکھنا مطلوب تھا۔ حقائق یہ ہیں کہ

(۱) اختلافی مسئلہ

خلافت کا مسئلہ آج بھی مسلمانوں اور شیعہ حضرات میں اختلافی رنگ میں موجود ہے۔ مسلمان چاروں خلفاء کرام کی خلافت حقہ کے قائل ہیں مگر شیعہ حضرات صرف حضرت علیؓ کی خلافت کے قائل ہیں۔ اور باقی تین خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق رضؓ۔ حضرت عمر فاروق رضؓ اور حضرت عثمان غنی رضؓ کی خلافت کے قائل نہیں۔ اب انصاف سے سوچئے کہ مسئلہ خلافت میں اختلاف شیعہ حضرات کا پیدا کردہ ہے یا جماعت احمدیہ کا؟ جماعت احمدیہ اور اہل سنت والجماعت مسئلہ خلافت میں متحد و متفق ہیں۔

(۲) بیعت خلفاء راشدین

بزرگ علماء اہل سنت اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے نہ صرف حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کی بلکہ انہوں نے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضؓ اور خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضؓ کی بھی بیعت کی تھی اور زندگی بھر خلوص دل صحت نیت سے نہ کہ بطور تقیہ ان کی اطاعت کی۔ مگر شیعہ حضرات اس امر واقعہ اور حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے۔

(۳) امام اور مرید کا تضاد قول

سوال بیان بزرگ علماء اہل سنت کے سچے قول کا نہیں۔ کہ انہوں نے کیا لکھا ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ خود اقرار کرتے ہیں کہ میں نے خود جا کر حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کی۔ تو شیعہ حضرات کس بناء پر یہ بات کرتے ہیں۔ کہ "حضرت علی علیہ السلام نے بیعت نہیں کی تھی" ان کے امام تو خود بیعت کرنے کا اقرار و اعتراف کرتے ہیں۔ اور یہ مرید ان باصفا اس بیعت کا کیوں انکار کرتے ہیں۔!! کیا ہی عجیب معاملہ ہے!!

(۴) مناقب و فضائل حضرت ابوبکرؓ

حضرت علیؓ نے اگر حضرت ابوبکر رضؓ کی خلافت کی بیعت کی۔ تو برضاء و رغبت خود۔ اس میں کسی جبر و اکراہ کا دخل نہ تھا۔ اور پھر وہ حضرت ابوبکر رضؓ کو ان کی بعض خوبیوں اور مناقب کی وجہ سے مستحق خلافت سمجھتے تھے۔ چنانچہ شیعہ حضرات کی ہی ایک دوسری مستند کتاب (شرح نہج البلاغۃ مولفہ ابن ابی الحدید) میں خلافت ابوبکر رضؓ کے بارے میں حضرت علیؓ اور حضرت زبیر رضؓ کا مندرجہ ذیل ارشاد درج ہے:-

"قال علی والزبیر ما غضبنا الا فی المشورة وانا لنری ابابکر احق الناس بھا۔ انہ لصاحب الغار ولقد نعلم سنہ و لقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی بالناس وھو حی"۔

(شرح نہج البلاغۃ جلد دوم صفحہ ۵۰)

یعنی حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے جو فیصلہ کیا ہے مشورہ سے کیا ہے۔ ہماری نظر میں حضرت ابوبکر رضؓ خلافت کے سب سے زیادہ حقدار تھے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غار (ثور) کے ساتھی ہیں۔ اور پھر ان کے اخلاق، قربانیوں اور طور و طریق کا ہم کو علم ہے۔ جب آنحضرت صلعم زندہ تھے۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضؓ کو مقرر کیا کہ وہ لوگوں کے امام بنیں اور انہیں نمازیں پڑھائیں"۔

گویا حضرت ابوبکر رضؓ کی ان صفات کو دیکھ کر اور ان سے مطمئن ہو کر حضرت علیؓ نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا اور باقی لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے خلافت ابوبکر رضؓ کی تائید میں اُن کے مناقب و فضائل کو بیان فرمایا۔ چنانچہ شیعہ حضرات کی ایک اور مستند کتاب "ناسخ التواریخ" جلد ۲ صفحہ ۴۹ پر درج ہے:-

"ثم مد یدہ فبایع"

کہ حضرت علیؓ نے پھر ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی۔

(۵) مسئلہ خلافت و امامت

پھر اور دیکھئے

جس وقت خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضؓ شہید کئے گئے۔ کچھ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے پاس گئے۔ اس واقعہ کی تفصیل شیعہ حضرات کی ایک اور مستند کتاب "کشف الغمۃ" کے صفحہ ۱۲۳ پر درج ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اُن لوگوں نے حضرت علی رضؓ سے کہا۔ "مد یدک نبایعک" کہ اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ ہم آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت امام مرتضیٰ علی رضؓ نے فرمایا۔ "لیس ذلک الیکم" لوگو! تم کیوں میرے پاس اکیلے دوکیلے ہو کر آ رہے ہو۔ یہ تمہارا کام نہیں ہے کہ آ کر مجھے کہو کہ آپ ہماری بیعت لے لیں۔ میں اس طرح تمہاری بیعت نہیں لے سکتا۔ یہ کام تو اہل بدر کا ہے جن لوگوں نے قربانیاں کی ہیں بدر کے موقعہ پر جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر گئے تھے۔ اب خدائی منشا کے مطابق ان کا اختیار ہے۔ جس کو چاہیں مشورہ کے ساتھ خلیفہ منتخب کریں جس کو وہ پسند کریں گے وہ ان کے درمیان خلیفہ ہوگا۔

"فمن رضوا بہ فھو خلیفۃ"۔ (کشف الغمہ صفحہ ۱۲۳)

حضرت علی رضؓ نے یہ کہہ کر ان لوگوں کو واپس کر دیا اور وہ چلے گئے۔ اس کے بعد "شیعہ راوی" کہتے ہیں۔ کہ جتنے بدری صحابی اس وقت زندہ تھے سب حضرت علی رضؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بھی یہی رائے ہے۔ کہ اس وقت خلافت کے آپ اہل ہیں۔ حضرت عثمان رضؓ شہید ہو چکے ہیں۔ کوئی اور موزوں آدمی نہیں۔ اب آپ ہی اس کے اہل ہیں۔ آپ ہاتھ پھیلائیں۔ ہم آپ کی بیعت کریں گے۔ تب لوگوں نے بیعت کی۔ اور حضرت علی رضؓ نے خلافت کو قبول کیا۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت علی رضؓ کی خلافت و امامت بھی انتخاب کے نتیجہ میں قائم ہوئی۔

(۶) امیر معاویہؓ کے نام حضرت علی رضؓ کا خط

جب حضرت علی رضؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔ تو آپ نے حضرت امیر معاویہؓ کو خط لکھا۔ کہ اے معاویہ تیرے ذمے ہے کہ تو میری بیعت کرے۔ یہ خط شیعوں کی ایک اور مسلمہ کتاب "نہج البلاغۃ مشہدی" میں شائع شدہ ہے۔ فرماتے ہیں:-

"اما بعد فان بیعتی یا معاویہ لزمتک وانت بالشام فانہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یرد۔ انما الشوریٰ للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان ذالک للہ رضی فان خرج منھم خارج بطعن او بدعۃ ردوہ الی ما خرج منہ فان ابیٰ قاتلوہ علی اتباعہ غیر سبیل المؤمنین۔"

(نہج البلاغۃ مشہدی صفحہ ۱۸۹)

کہ "اے معاویہ! تیرے لئے ضروری ہے کہ تو شام میں رہتے ہوئے بھی میری بیعت کرے۔ کیونکہ میری بیعت وہ لوگ کر چکے ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضؓ کی بیعت کی تھی حضرت عثمان رضؓ کی بیعت کی تھی۔ اور انہی شرائط پر انہوں نے میری بیعت کر لی۔ جن شرائط پر ان تین خلفاء کی بیعت کی تھی۔ اب جو لوگ موجود ہیں ان کو یہ موقعہ نہیں کہ وہ اپنی اپنی رائے چلائیں۔ اور جو حاضر نہیں ہیں۔ اس مجلس میں۔ ان کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس فیصلہ کو رد کر سکیں۔ کیونکہ خلافت کے بارہ میں مشورہ دینا مہاجرین اور انصار کا کام ہے۔ اگر انصار و مہاجرین ایک شخص پر مطمئن ہو جائیں اور اس کو اپنا امام بنا لیں۔ ان کا یہ انتخاب ان کا یہ مشورہ خدا کی رضامندی پر دلیل ہے (گویا اس انتخاب سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ اس شخص کو خدا چاہتا ہے کہ یہ خلیفۃ المسلمین ہو) اگر اس مشورہ کے باوجود کوئی شخص طعن کرے یا نئی بدعت ایجاد کر کے نظام اسلام میں تفرقہ پیدا کرنا چاہے۔ تو ضروری ہے کہ تم اسے جس طریق سے وہ نکل گیا ہے۔ اُسی کی طرف اس کو لانے کی کوشش کرو۔ اگر انکار کرے۔ تو اس کا مقابلہ کرو۔ کیونکہ وہ سبیل المومنین کو چھوڑ کر دوسرا طریق اختیار کر رہا ہے"۔

معزز حضرات! یہ حوالہ کس قدر واضح ہے حضرت علیؓ کے ارشاد کے مطابق جن بزرگان اور اصحاب رسول کو "انصار و مہاجرین" نے خلافت کے لئے منتخب کر لیا۔ وہ "امام" قرار پائے۔ اور اسی اصول کی بنیاد پر آپ نے اپنی خلافت کی بیعت کرنے کی حضرت امیر معاویہؓ کو دعوت دی اور یہی سنہری اصول انتخاب حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت فاروقؓ اور حضرت عثمان غنی کی خلافت حقہ اور امامت صحیحہ کی صداقت و حقانیت کی روشن دلیل ہے کیوں کہ ان کی خلافت پر انصار و مہاجرین کا اتفاق تھا۔ نیز خود حضرت علیؓ اپنی خلافت کے لئے خلافت صدیقی، خلافت فاروقی اور خلافت پر انصار و مہاجرین کا اتفاق تھا۔ نیز خود حضرت علیؓ اپنی خلافت کے لئے خلافت صدیقی، خلافت فاروقی اور خلافت عثمانی کو بطور بنیاد قرار دیتے ہیں۔ اگر یہ خلفاء ثلاثہ معاذ اللہ خلفائے راشدین نہیں ہیں۔ اور ان کا انتخاب ناجائز ہے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کس طرح قائم رہ سکتی ہے؟ اس لئے ہمارے شیعہ بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ حضرت علیؓ کے فیصلہ کی روشنی میں خلفائے ثلاثہ کو قبول کریں۔ اور دل سے ان بزرگان اور اماموں کی شان و فضیلت کا اعتراف کریں۔ اس سے مسلمانوں میں وحدت پیدا ہوگی۔ اتفاق ہوگا۔ اسلام کی شوکت ظاہر ہوگی۔

جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اپنی کتاب "خلافت راشدہ" میں شیعہ حضرات کے لئے نصیحتاً کتنی قیمتی اور ایمان افروز بات بیان فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ کی عزت۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت آپ کی زندہ نبوت کی عزت اسی میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافتوں کو سچے ایمان اور کامل یقین سے قرآن شریف کی پیشگوئیوں کے مطابق موعودہ خلافتیں تسلیم کیا جائے اور سچ پوچھو تو اس تسلیم اور اعتراف سے کسی کا خدا پر احسان ہی کیا ہے خدا تعالیٰ کے کلام اور خدا تعالیٰ کے کام نے سر پر چڑھ کر منوا دیا ہے، کہ وہ خلافتیں موعودہ خلافتیں ہیں۔" (خلافت راشدہ حصہ دوم صفحہ ۲۰۴)

امید ہے ہمارے شیعہ بھائی ان حقائق پر جو ان کی مستند کتب کے حوالہ جات مثلاً منار الہدیٰ، شرح نہج البلاغہ۔ نہج البلاغہ مشہدی۔ ناسخ التواریخ اور کشف الغمہ وغیرہ سے پیش کئے ہیں پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ کیونکہ ان کی صحت میں کوئی کلام نہیں۔ اور مسئلہ خلافت راشدہ کے بارے میں اپنے محترم امام حضرت علی المرتضیٰ کے نقش قدم پر چل کر خلفائے ثلاثہ کی خلافت حقہ کو بھی دل سے قبول کریں گے

حضرت امام حسین علیہ السلام اور جماعت احمدیہ

حضرت امام حسینؓ نے چونکہ محرم میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اس لئے ہر سال محرم میں شیعہ حضرات کی طرف سے نوحہ کی مجلسیں قائم ہوتی ہیں اور واقعات شہادت کربلا کو پیش کیا جاتا ہے۔ جہاں تک مجالس نوحہ اور تعزیہ داری کا تعلق ہے ہماری رائے میں یہ امر قرآن، احادیث صحیحہ اور اقوال و اعمال بزرگان سلف کے خلاف ہے۔ مگر جہاں تک شہادت حضرت امام حسینؓ کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ اس بارے میں شیعہ حضرات کے ساتھ متفق ہے کہ وہ مظلومی کی حالت میں شہید کئے گئے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام حضرت امام حسینؓ اور یزید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ یزید ایک ناپاک طبع اور دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ..... مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے۔ اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ ..... لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا۔ اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں۔ جو اس کو ملی تھی ..... اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہٗ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔"

(اشتہار تبلیغ الحق ۸ر اکتوبر ۱۹۰۵ء)

اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ آل محمد کا عشق و محبت اپنے دل میں رکھتی ہے اور ان بزرگان پر پوری طرح دل و جان سے نثار ہے۔

محرم الحرام اور لمحہ فکریہ! بالآخر ہم محرم الحرام کی آمد کے پیش نظر ایک ضروری دینی بات محض للہ عرض کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

بھائیو! یہ چودھویں صدی ہجری ہے جس کے اب ۸۵ سال گذر گئے ہیں۔ اور یکم محرم ۱۳۸۶ھ سے ہم ۸۶ ویں سال میں داخل ہو رہے ہیں کیونکہ یکم محرم سے اسلامی ہجری سال شروع ہوتا ہے۔ مگر یہ نیا ہجری سال ہم کو نوحہ گری و مرثیہ خوانی کی بجائے ایک اہم دینی امر کی طرف توجہ دلاتا ہے احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

(ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱)

کہ اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا کریگا۔ جو آکر دین اسلام کی تجدید کریگا۔

یہ حدیث شیعہ حضرات کی مستند کتاب "اصول کافی خاتمہ المطبع صفحہ ۴۹۴" میں درج ہے۔

چنانچہ اس حدیث کے مطابق ہر صدی کے شروع میں مجدد آتے رہے اور خدمات دینیہ بجا لاتے رہے مگر قابل غور امر یہ ہے کہ اس چودھویں صدی ہجری کو شروع ہوکر بھی ۸۵ سال گذر گئے اور ۸۶ واں سال شروع ہو رہا ہے لیکن ہائے افسوس! ابتک مسلمانوں اور اہل تشیع حضرات کے نزدیک اس صدی کا مجدد ظاہر نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اب تک ان کا اعتقادی مسیح آسمان سے نازل ہوا ہے اور نہ ہی کوئی مہدی ظاہر ہوا ہے اور نہ ہی امام غائب کسی غار سے باہر آیا ہے پس اس صدی کا ہر آنیوالا دن آپ جیسے کیطرف توجہ دلا رہا ہے کہ کہیں اس صدی کا مجدد اور مہدی موعود ظاہر تو نہیں ہو چکا جس کو آپ ابھی تک شناخت نہیں کر سکے۔ کیونکہ یہ تو ممکن نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد گذشتہ تیرہ صدیوں میں پوری شان سے پورا ہوتا رہا وہ اس چودھویں صدی میں نعوذ باللہ غلط ثابت ہو جائے۔ یہ سب مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے!! کیونکہ وہ صدی کے شروع سے انتظار کر رہے تھے اسکے آخری حصہ میں داخل ہو گئے ہیں مگر ان کا منتظر مہدی ظاہر نہیں ہوا۔

بھائیو! ہم آپکو خوشخبری دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اس صدی کا مجدد مہدی معہود اور مسیح موعود عین وقت پر ظاہر ہو چکا ہے جس کا اسم گرامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے آپ نے ۱۹۰۵ء مطابق ۱۳۰۶ھ میں دعویٰ فرمایا کہ آپ اس صدی کے مجدد اور موعود مہدی اور مسیح ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔" (اربعین نمبر ۱)

(۲) "افسوس ان لوگوں کی حالت پر، ان لوگوں نے خدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھ بھی عزت نہ کی اور صدی پر بھی سترہ برس (اب تو ۸۶ برس۔ ناقل احتی) گذر چکے ہیں مگر ان کا مجدد اب تک کسی غار میں چھپا بیٹھا ہے۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۳)

(۳) مجھے اس خدائے کریم کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنیوالا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اسکے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اسکے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کریگا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالیگا۔ جب تک اپنے تمام کام کو پورا نہ کرے جس کا اس نے ارادہ کیا ہے (اربعین نمبر ۴)

بھائیو! یہ مقدس روحانی وجود عین وقت پر ظاہر ہوا اور اس نے ساری عمر خدمت اسلام اور تجدید دین میں گزاری اور اب اس کی جماعت خدمت دین اور اشاعت اسلام کے کام میں دن رات مصروف و مشغول ہے۔ پس مبارک ہے وہ شخص جو اس زمانہ کے مجدد اور مہدی اور مسیح موعود کو شناخت کرکے اور اس پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کرتا اور خدا کی رضا حاصل کرتا ہے۔

خاکسار شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

نوٹ:۔ چونکہ وقت کی قلت کی وجہ سے مسودے کی کتابت پر نظر ثانی نہ ہو سکی اس لئے اگر کوئی غلطی [illegible]

جلسہ سیرت النبیؐ (بقیہ صفحہ اول)

چیدہ چیدہ واقعات بھی بیان کئے۔

آخری مقرر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کی تلقین کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔

اس کے بعد عزیز نصیر احمد صاحب خادم نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہٗ صاحب صدر نے مقررین کا شکریہ ادا کیا اور اپنی صدارتی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالفین سے سلوک۔ عورتوں پر حضور کے احسانات اور حضور کے اخلاق فاضلہ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی اور سادہ لباس کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ اور سامعین کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ اختیار کرنے کی تلقین کی۔

بالآخر سوا دس بجے کے قریب یہ مبارک تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی

فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

(قسط ۲)

انگی میں ایک مباحثہ

از محترم مولوی [illegible] صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم مظفرپور بہار

غیر احمدی۔ تصویر کھینچنا جائز ہے؟
احمدی۔ آجکل کیمرہ کی ایجاد نکل آئی ہے کیمرہ کی تصویر ایسی ہی ہوتی ہے جیسے آئینہ میں اپنی شکل دیکھ لینا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم آئینہ میں اپنی تصویر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لہٰذا کیمرہ کی فوٹو بوقت ضرورت کھینچوانے میں کوئی حرج نہیں۔

غیر احمدی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر جب کوئی غیر مسلم شائع کرتا ہے تو مسلمانوں کی طرف سے کیوں احتجاج ہوتا ہے
احمدی۔ وہ فوٹو مصنوعی ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم لوگ جو احتجاج کرتے ہیں۔ اس میں ہم اور آپ حق بجانب ہوتے ہیں کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیمرہ کی ایجاد منصۂ شہود پر نہ آئی تھی۔

غیر احمدی۔ یہ بات غلط ہے نیگیٹو اور پازیٹو میں بہت فرق ہو سکتا ہے اگر فوٹوگرافر مونچھ کاٹنا چاہے تو نیگیٹو سے کاٹ کر مصنوعیت پیدا کر سکتا ہے۔
احمدی۔ جب فوٹوگرافر کیمرہ کی فوٹو میں اپنے ہاتھ سے کوئی تبدیلی کرتا ہے تو وہ فوٹو مصنوعی ہو جاتی ہے کیمرہ کی نہیں رہتی (بالخصوص وہ حصہ جس میں وہ تبدیلی کرتا ہے)

غیر احمدی۔ ہم آپ کی اس تاویل کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہماری اس سے تشفی نہیں ہوتی۔
احمدی۔ اچھی مولوی صاحب! آپ کی تشفی ہو یا نہ ہو لیکن آپ کے دیوبند کے چوٹی کے علماء مولانا طیب صاحب اور حسین احمد صاحب مدنی کی فوٹو شائع ہو چکی ہیں (قہقہہ)

غیر احمدی۔ میں ان علماء کو فعل کبیرہ کا مرتکب یقین کرتا ہوں۔
احمدی۔ اگر یہی لوگ فعل کبیرہ کے مرتکب ہیں تو غور فرمائیے کہ آپ لوگ جو دیوبندی کہلاتے ہیں۔ کس حالت میں ہونگے۔ پس ہم میں اور آپ میں یہی فرق ہے کہ ہم لوگ ایک چیز کو جائز یقین کرکے اس پر بوقت ضرورت عمل کرتے ہیں اور آپ کے چوٹی کے علماء ایک فعل کو فعل کبیرہ قرار دے کر بھی اس کے مرتکب ہوتے ہیں حالانکہ ہر قسم کا فوٹو حرام نہیں ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بھی تصاویر بنائی جاتی تھیں "تماثیل" کا لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے جس کے معنے لغت "منجد" میں "التصاویر" لکھے ہیں۔

غیر احمدی۔ نماز ظہر کا وقت ہو رہا ہے آئیے مسجد میں ہماری اقتدا میں نماز ادا کیجئے۔
احمدی۔ ابتداء میں تو احمدی حضرات آپ لوگوں کی اقتداء میں نمازیں ادا کر لیتے تھے اور احمدیوں کی اقتداء میں غیر احمدی بھی نمازیں ادا کرتے تھے۔ لیکن جب چودھویں صدی کے علماء نے جماعت احمدیہ پر کفر کے فتوے لگا دیئے اور مساجد میں عبادت کی بجائے فتنہ فساد برپا ہونے لگا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو منع فرما دیا۔ بہرحال اب بھی ہم اس کے لئے تیار ہیں کہ اگر دلیل و برہان کے ساتھ ہماری نماز آپ کی اقتداء میں ہو سکتی ہے تو ہم پڑھنے کو تیار ہیں اور اگر دلیل سے اس کے برعکس ثابت ہو تو آپ کو ہماری اقتداء میں نماز ادا کرنا چاہیئے۔

غیر احمدی۔ دلیل دیجئے۔
احمدی۔ ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی دنیا میں مبعوث ہوئے۔ ہم ان تمام انبیاء کرام کو سچا یقین کرتے ہیں۔ اور آپ بھی ان سب پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تیرہ سو سال میں ہر صدی کے سر پر مجددین مبعوث ہوتے رہے ان سب کو بھی آپ مانتے ہیں اور ہم بھی مانتے ہیں۔ اب رہا چودھویں صدی کا سوال سو ہم اس چودھویں صدی کے مجدد اور مسیح و مہدی اور امتی نبی پر بھی ایمان لاتے ہیں جس کی اہمیت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ لیکن آپ ہیں کہ نہ تو اس مامور من اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی چودھویں صدی کے لئے کسی دوسرے مجدد کا نام پیش کر سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی نماز ہماری اقتداء میں ہو سکتی ہے اور خاکسار نماز پڑھانے کے لئے تیار ہے۔ جتنے انبیاء اور مجددین پر آپ ایمان رکھتے ہیں۔ ان سب پر ہم بھی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن آپ کی اقتداء میں ہماری نماز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ چودھویں صدی کے مجدد و امام کو نہیں مانتے۔ "ومن لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ"۔

اس کے بعد خاموشی کے ساتھ ان لوگوں نے اپنی نماز پڑھ لی اور بعدہٗ مسجد میں ہی ہم لوگوں نے بھی اپنی نماز الگ پڑھ لی۔

نماز ختم ہوئی تو مولوی شعیب احمد صاحب نے فرمایا کہ گاڑی آپ کا انتظار کر رہی ہے۔ ہم نے ان کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ اور گاڑی میں بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب اور حاضرین نے مصافحہ کیا۔ گاڑی میں بیٹھنے پر بعض لوگ آئے معلوم نہیں وہ کس نیت سے آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی اور ٹھہر جاتے کوئی فیصلہ تو ہوا نہیں۔ خاکسار نے عرض کیا کہ مولوی صاحب نے ہی ہمیں بلوایا تھا۔ اور وہی ہمیں رخصت کر رہے ہیں۔ ہم لوگ میزبان کی مرضی کے بغیر کسی طرح ٹھہر سکتے ہیں۔ باقی رہا فیصلہ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ فیصلہ تو ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو مسیح و مہدی و مجدد ماننے کے لئے تیار نہ تھے لیکن گفتگو کے انجام میں انہوں نے خود اپنی ذات کو ان وعادی کا مصداق قرار دیا ہے۔ اس لئے اب تو آپ نے کھری کھری کہتی ہے۔ لہٰذا فیصلہ تو ہو گیا ہے۔ اب صرف آپ لوگوں کو غور کرنا باقی ہے کہ مولوی شعیب احمد صاحب اس چودھویں صدی کے مجدد مسیح و مہدی ہو سکتے ہیں یا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام۔ بس میں رانچی تک دوستوں سے تبلیغی گفتگو جاری رہی اور محترم مولوی حبیب اللہ صاحب نے نہایت مستعدی کے ساتھ انگی میں بھی اور بس کے مسافروں میں بھی مسلمانوں اور عیسائیوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اس سفر کے جملہ اخراجات خان بہادر الحاج سید محی الدین احمد صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ادا فرمائے جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص الخاص فضل سے ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور انگی میں ایک فعال اور مضبوط جماعت قائم فرمائے۔ آمین۔

امتحان کتاب عقائدِ احمدیت

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال کتاب "عقائدِ احمدیت" کا امتحان مورخہ ۲؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار ہوگا۔ یہ کتاب ۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے جماعت کے جملہ عقائد کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب عبد العظیم صاحب تاجر کتب قادیان سے مبلغ ۵ نئے پیسے میں مل سکتی ہے۔ دوست ابھی سے اس امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔ چونکہ ہر احمدی کو اس بارے میں دوسروں سے گفتگو کرنی پڑتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں دوسروں کے سامنے بیان کر سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے مورخہ ۲۵ [illegible] کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز ہو۔ آمین۔

خاکسار

قمر الدین دہلوی قادیان

وصایا

نوٹ:۔ وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دی جائے۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۵۱۴۔ میں ایم ابراہیم ولد محمد ابوبکر صاحب قوم احمدی پیشہ ملازم عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن پینگاڈی ڈاک خانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔
مکان اور فیکٹری جو بمقام پینگاڈی میں واقع ہے جس کا رقبہ اندازاً نصف ایکڑ ہے اور ان کی موجودہ بازاری قیمت اندازاً دس ہزار روپیہ ہے میرا تجارتی سرمایہ اس فیکٹری میں سات ہزار روپیہ لگا ہوا ہے میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آئندہ جو بھی آمد ہوگی اور میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد ایم ابراہیم موصی ۲۱/۶/۶۴
گواہ شد این شیخ احمد ولد احمد سی صاحب حال پینگاڈی کیرالہ۔
گواہ شد ایس۔ وی قمر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی ۲۱/۶/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۶۰۵۔ میں حبیبہ خاتون زوجہ یوسف معین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاک خانہ خاص ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ حق مہر ۲۱۰۰/ روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) زیور چندن ہار و انگوٹھی طلائی و کانٹے طلائی وزن دس تولہ جن کی قیمت ۱۲۱۳/ روپیہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری آمد کوئی نہیں ہے۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
الامتہ حبیبہ خاتون موصیہ ۱۲/۶/۶۴
گواہ شد سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن لالی ٹیکری حیدرآباد ۱۲/۶/۶۴۔
گواہ شد یوسف معین ولد احمد حسین صاحب مومن منزل محلہ سعیدآباد حیدرآباد آندھرا ۱۲/۶/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۶۱۳۔ میں سید برہان الدین احمد شاہ قادری ولد سید غلام الدین شاہ قادری قوم سید پیشہ طالب علم عمر تقریباً ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رامکاپو ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔
میرے والدین بفضلہ تعالیٰ سلامت ہیں اس لئے میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے میرے نام پر میری والدہ صاحبہ محترمہ نے مختصر زمین خرید کی ہے جو کہ ابھی ان کے قبضہ میں ہے۔ بہرحال جب کبھی میں جائیداد غیر منقولہ حاصل کروں اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں بفضلہ تعالیٰ دو صد پچاس روپے ماہوار بطور وظیفہ کے Diploma in Technology پڑھنے کے لئے گورنمنٹ سے پا رہا ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ خدا کے فضل سے میں حاصل کروں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
میری وفات کے وقت جو جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی
العبد سید برہان الدین احمد شاہ قادری (M.S.C.
D.I.I.T. Student C-14 J.C
Bose Hall I.I.T Kharagpur
گواہ شد سید غلام الدین احمد شاہ قادری ڈپٹی کلکٹر مجسٹریٹ درجہ اول والد موصی
گواہ شد سید فرید الدین احمد شاہ قادری برادر موصی کٹک
Ist. B.S.C Ramagh College Cuttack
(ORISSA)

گواہ شد سیدہ احمدیہ خاتون عرف کلثوم خاتون صاحبہ والدہ موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۶۳۸۔ میں نجمہ بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر مبارک احمد صاحب قوم سادات پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اپل نزد گوگجی باغ سرینگر ڈاک خانہ لال چوک ضلع سرینگر صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔
میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند جناب سید مبارک احمد صاحب مبلغ تین ہزار روپیہ ہے۔
۲۔ چوڑی طلائی چھ عدد۔ کنگن طلائی ایک جوڑی۔ جھمکا طلائی ایک جوڑی۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی۔ ہار طلائی ایک عدد۔ انگوٹھی دو عدد۔ چھلہ ایک عدد۔ ان سب زیورات کی قیمت اندازاً ڈیڑھ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ فی الحال میرے پاس اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ الامتہ نجمہ بیگم صاحبہ اپل نزد گوگجی باغ سرینگر ۸/۴/۶۶
گواہ شد مبارک احمد اپل نزد گوگجی باغ سرینگر۔ گواہ شد شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سرینگر۔ گواہ شد بابو تاج الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سرینگر۔

وصیت نمبر ۱۳۶۳۹۔ میں احمد حسین ولد غلام حسین قوم قریشی پیشہ ... عمر اندازاً ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف ایک مکان موضع میراں پور کٹرہ ضلع شاہجہانپور یو۔پی میں ہے۔ میں اس مکان کے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں اپنے حصہ مکان کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس وقت کے اندازہ کے مطابق میرے حصہ مکان کی قیمت مبلغ پانچصد روپیہ ہے۔ میری اور کوئی آمد نہیں ہے میرے روٹی کپڑا کا انتظام میرے لڑکے کرتے ہیں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد احمد حسین ولد غلام حسین موصی بقلم خود ۲۸/۴/۶۶ ۔ گواہ شد چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان ۲۸/۴/۶۶ ۔ گواہ شد ممتاز احمد صاحب ہاشمی سیکرٹری وصایا قادیان ۲۸/۴/۶۶
گواہ شد منظور حسین فرزند موصی۔

مدراس میں پہلی احمدیہ مسجد کی تعمیر

احباب جماعت سے چندہ کی اپیل

جماعت احمدیہ مدراس بہت ہی پرانی جماعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین بیعت کنندوں میں ۳۱۳ کی جماعت میں مدراس کے کئی احباب شریک تھے۔ اس وقت سے یہاں جماعت قائم ہے لیکن افسوس کہ مقامی جماعت کے افراد میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی۔ اس کی خاص وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جماعت کے پاس کوئی اپنی مسجد اور دار التبلیغ نہیں۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اس کا شدید احساس ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ جماعت مدراس کو دوسری جماعتوں کے احباب سے چندہ وصول کرنے کی اجازت دی جاوے۔ سو الحمد للہ کہ مرکز کی طرف سے اس قسم کی اجازت مل گئی ہے۔

جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے اپنی چٹھی نمبر ۲۳ مورخہ ۱۳/۶/۶۶ میں جماعت مدراس کو اجازت دی ہے کہ جماعت مدراس اپنے ذریعہ جس دوست سے اور جہاں کے بھی عطیہ جات یا امداد برائے تعمیر مسجد حاصل کر سکتی ہو کرے مرکز کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لہٰذا ہم ممبران جماعت مدراس اپنے مخیر احباب سے امید کرتے ہیں کہ ہر ... فراخدلی سے حصہ لیکر ہندوستان کے مشہور شہر مدراس میں احمدیہ مسجد کی تعمیر میں مقامی جماعت سے تعاون کریں اور اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں۔

خاکسار (مولوی) محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مدراس۔

خبریں

مدراس ۴ جولائی ۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے کل شام یہاں دو لاکھ سے زیادہ کی حاضری کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بھارت سرکار کی پالیسیوں کی زوردار حمایت کی اور کہا کہ میں اپنی تمام طاقت سے اعلان کرتی ہوں کہ دیش میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری پالیسیاں درست تھیں۔ ہم ایک کے بعد دوسرے کرائسس کا اعتماد اور اتحاد سے سامنا کر سکے۔ یہ بھی ہماری پالیسیوں کی درستی کا ثبوت ہے۔ دیش کو آج کچھ معاملات درپیش ہیں وہ ہماری پالیسیوں کے غلط ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے درپیش ہیں کہ چند ایسے واقعات ہوئے جنہوں نے ہمارا بوجھ بے حد بڑھا دیا۔ ہم ان واقعات پر قابو نہیں پا سکتے تھے اس کے سوائے کوئی راستہ نہیں تھا۔ اور ہم بوجھ ہلکا نہیں کر سکتے تھے۔ جتنا زیادہ عرصہ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے لگایا جائے گا اتنا ہی یہ ناقابل حل ہوتے جائیں گے۔ جتنا جلد ہم ایسا حل کرنا چاہیں گے اتنا ہی زیادہ ہمیں مشکلات پیش آئیں گی۔ لیکن حل آسان ہو جائے گا۔ ہماری سرحدوں پر حملے ہوئے۔ بدیشی امداد بند ہو گئی اور پچھلے سال بے مثل خشک سالی رہی اور انہوں نے ہماری ترقی اور اقتصادی استحکام کے راستہ میں رکاوٹ ڈالی۔ دنیا کا کوئی ایسا ملک نہیں جسے ایسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا ہو۔ بلکہ ہمیں جو حاصل ہونے کی توقع ہے اس کے مقابلے میں دراصل ہم نے بہت کم قیمت ادا کی ہے۔ پردھان منتری نے کہا کہ دیش کو سخت دنوں کا سامنا کرنا ہے۔ آنے والے مہینے بہت مشکل ہوں گے۔ غربت کا مسئلہ اور دیگر مسائل اتنے وسیع ہیں کہ ان کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کر کے نپٹنا بہت مشکل ہے۔ جب ہم دلدل میں پھنس جائیں تو اس میں سے چھلانگ لگا کر ہی نکلا جا سکتا ہے۔ ہم اپنے پنجے گاڑ کر کے اس میں سے نکلنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگلے چند مہینوں کا سامنا ہم عزم حوصلہ، ڈسپلن اور اعتماد سے کر سکتے ہیں اور مشکلات پر عبور پا کر ایک بار پھر زیادہ مضبوطی اور زیادہ تیزی سے آگے قدم بڑھا سکتے ہیں۔ شریمتی گاندھی نے کہا کہ مہاراشٹر اور مدھیہ پردیش جیسے قحط زدہ علاقوں کے لوگوں کی مشکلات اور تکالیف سے مجھے دکھ ہوا ہے لیکن ان مشکلات سے باہر نکلنے کے لوگوں کے عزم سے بھی میں متاثر ہوئی ہوں۔ آپ نے کہا کہ دیش کے سامنے فوری مسئلہ زراعتی اور صنعتی پیداوار بڑھانا ہے کیونکہ یہ دونوں حلقے ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ چونکہ ہمارے ہاں اناج کی کمی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم زراعت پر نسبتاً بہت زیادہ زور دیں اور ہم ایسا کر رہے ہیں۔

لندن ۴ جولائی ۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر مائیکل سٹیورٹ نے کہا کہ برطانیہ کی طرف سے ویتنام میں امریکی پالیسی کی حمایت کا یہ مطلب نہیں کہ امریکہ وہاں جو کچھ کرے اس کی ہم پہلے ہی آنکھیں بند کر کے منظوری دے دیں۔ ہم نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ ہم کسی بات کی پیشگی حمایت نہیں کر سکتے۔

انبالہ ۴ جولائی ۔ پنجاب پوسٹ ماسٹر جنرل شری مارکس ٹامی لیما دہلی میں ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف مقرر کئے گئے ہیں ان کی جگہ شری راما کانت ڈپٹی ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف پنجاب سرکل کے پوسٹ ماسٹر جنرل کے طور پر چارج سنبھال رہے ہیں۔ آپ اگلے ہفتہ یہ عہدہ سنبھال لیں گے۔

نئی دہلی ۴ جولائی ۔ گذشتہ ستمبر کی جنگ کے دوران بھارت نے پاکستان کا جو سامان ضبط کیا تھا وہ اس نے ماسوائے فوجی سامان کے یکطرفہ طور پر واگذار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزارت تجارت نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ مال جہاں ہوگا وہیں ریلیز کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۴ جولائی ۔ مرکزی کیبنٹ نے آج پنجاب میں راشٹرپتی راج لاگو کرنے کا فیصلہ کر دیا۔ آج شام وزارت کی میٹنگ میں گورنر پنجاب شری دھرم ویر کی جانب سے رام کشن وزارت کے استعفے سے پیدا شدہ حالات کے بارے میں رپورٹ پر غور کیا گیا۔ منتری منڈل گورنر کی اس رائے سے متفق ہے کہ پنجاب میں راشٹرپتی راج کے سوائے کوئی اور چارہ نہیں ہے۔ مرکزی وزارت داخلہ نے اس سلسلہ میں آرڈیننس تیار کر لیا ہے اور صرف اس پر راشٹرپتی کے دستخط ہونے باقی ہیں۔ باخبر حلقوں کے مطابق آج ۵ جولائی کو راشٹرپتی راج نافذ کرنے کا رسمی اعلان کئے جانے کا امکان ہے۔

نئی دہلی ۴ جولائی ۔ کینیڈا کے مقام ٹورنٹو میں ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کرنے والے ڈیلی گیٹ یہ بات عام طور پر تسلیم کرتے تھے کہ چین کی طرف سے ایٹم بم کے دھماکے بھارت جاپان اور آسٹریلیا اور چند دیگر دیشوں کے لئے سنگین خطرہ ہیں۔ یہ بات کانفرنس میں شرکت کرنے والے بھارتی نمائندے شری کے ہنومنت ممبر پارلیمنٹ نے دہلی واپس پہنچنے پر بتائی ہے۔

حیدرآباد ۴ جولائی ۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے یہاں اخبار کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ روس بار بار یہ کہہ رہا ہے کہ بھارت کے تئیں اس کی پالیسی اور رویہ میں کوئی فرق نہیں پڑا اور کشمیر نیز تاشقند معاہدہ کے معاملہ میں اس کی پالیسی وہی ہے۔ آپ مدراس اور کیرلا کے تین دن کے دورہ کے بعد دہلی واپس جا رہی ہوئی یہاں بیگم پیٹ ہوائی اڈہ پر ۲۵ منٹ کے لئے رکی تھیں۔

پٹیالہ ۴ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب سرکار نے صوبہ کی تنظیم نو کے پیش نظر سروسز کو پنجاب ہماچل و ہریانہ پرانت میں تقسیم کرنے کے لئے ایک نیا فارمولا تیار کیا ہے۔ اس فارمولے کے تحت سروسز کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ پہلا گروپ ۱۸ تا ۲۵ برس کی عمر تک کیلئے دوسرا ۲۵ تا ۴۰ برس تک کے لئے اور تیسرا ۴۰ تا ۵۸ برس تک عمر کے لئے۔ ہر گروپ کے ذیل کے حصہ کے مطابق سروسز بانٹ دی جائیں گی ہماچل کو ۸ فیصدی ہریانہ کو ۴۲ فیصدی اور پنجاب کو ۵۰ فیصدی۔ خیال ہے کہ اس فارمولے سے تینوں صوبوں کے درمیان سروسز کی تقسیم منصفانہ ڈھنگ سے ہو سکے گی۔

پریس کانفرنس

گورداسپور ۵ جولائی ۔ آج جناب ڈی سی صاحب گورداسپور کی طرف سے بلائی گئی ایک پریس کانفرنس کی صدارت جناب ایس ۔ ڈی ۔ اوبیٹانکورٹ نے کی اس میں بتایا گیا کہ ماہ جون میں مختلف جرائم کے ۲۲۴ کیسوں کا اندراج ہوا۔ جرائم کے لحاظ سے ضلع کی پوزیشن اچھی رہی محکمہ سول سپلائی کی طرف سے بتایا گیا کہ ان کے پاس غیر ملکی گندم کافی مقدار میں قابل فروخت ۔ ۔ ۔ ۳۰ ۔ ۵۷ علاوہ سیل ٹیکس پر مشتمل ہے ضلع کی بعض ملوں سے ناقص آٹا بہم پہنچائے جانے کی شکایت پر محکمہ نے پوری تحقیق کا یقین دلایا ۔ اس موقعہ پر اخباری نمائندوں نے سیمنٹ اور مٹی کے تیل کی قلت کی شکایت بیان کی جس پر مناسب اقدام جلد دور کرنے کا وعدہ کیا۔

محکمہ صحت کی طرف سے بتایا گیا کہ ہیضہ کی وبا کی روک تھام کے لئے ہر ہسپتال میں ہیضہ کے ٹیکے رکھے گئے ہیں ۔ اگرچہ ان کی مقدار اس قدر نہیں کہ ہر شخص کو لگائے جا سکیں ہیضہ کسی حد تک دور ہو چکا ہے ملیریا کے متعلق شکایت کی گئی کہ ۲۵ فیصدی عورتیں اسی مرض کی شکایت کرنے لگتی ہیں اس لئے مناسب ہے کہ بیماری لگنے سے پہلے محکمہ کی طرف سے ان خواتین کو طبی مشورہ اور سہولیات بہم پہنچائی جائیں جس پر محکمہ نے عملہ اور وسائل کی کمی کا اظہار کیا تاہم ممکن حد تک خدمات سرانجام دینے کا وعدہ کیا۔

سمال سیونگ سکیم میں آخر جون ۸۸۸۸۸ ۲۱ روپے جمع ہوئے اور گولڈ بانڈ کے سلسلہ میں ۱۴ ہم گرام سونا جمع ہوا۔